﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَنْ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۳۰/نومبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۸
۱۴/رمضان ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۳۰/نبوت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

روزہ ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ مَیں روزہ سے ہوں"۔

(بخاری کتاب الصوم)

ماہِ رمضان المبارک میں مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم کی نہایت پاکیزہ اور بابرکت عالمی مجلس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر ہفتہ اور اتوار کو درس قرآن مجید جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست دیکھا اور سنا جاتا ہے

(یکم رمضان المبارک ۲۰۰۱ء (بروز ہفتہ) سورۃ الاعراف کی آیات ۱۰۹ تا ۱۲۹ کے درس کا خلاصہ)

لندن۔(یکم رمضان المبارک۔۱۷/نومبر ۲۰۰۱ء)۔ آج برطانیہ میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ اور ہفتہ کا دن تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جیسا کہ ۱۶/نومبر کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ آپ رمضان کے ایام میں ہر ہفتہ اور اتوار کے روز درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ لندن کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے مسجد فضل لندن میں تشریف لائے اور سورۃ الاعراف کی آیت ۱۰۹ سے درس قرآن مجید کا آغاز فرمایا۔ دراصل یہ درس القرآن کی ایک نہایت مبارک عالمی مجلس ہوتی ہے کیونکہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (ایم ٹی اے) انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر کے ناظرین براہ راست اس مجلس میں شامل ہوتے ہیں اور قرآنی معارف سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس درس سے کماحقہ مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ براہ راست حضور ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے اس کو سنا جائے تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ان احباب کے لئے جو کسی وجہ سے ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ درس سن نہیں سکے ذیل میں اس علم و عرفان سے معمور درس کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ اس سے قبل گزشتہ سالوں میں رمضان المبارک میں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۰۸ تک درس ارشاد فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آج کے درس القرآن کا آغاز سورۃ الاعراف کی آیت ۱۰۹ سے ہوا۔ حضور نے سب سے پہلے آیات ۱۰۹ تا ۱۱۳ کی تلاوت کی اور پھر ﴿وَنَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ھِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔ یعنی ہاتھ اپنا رنگ نہیں بدلتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ لوگوں کی آنکھوں پر ایک قسم کا مسمریزم ہو جاتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے ﴿بَیْضَآءُ﴾ کے معنے بے عیب کے کئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ درست ہو سکتا ہے مگر پھر ﴿لِلنّٰظِرِیْنَ﴾ کی ضرورت نہیں تھی۔ ﴿لِلنّٰظِرِیْنَ﴾ کا لفظ داخل کرنا قرآنی فصاحت و بلاغت کا عجیب کمال ہے کہ سارا مسئلہ کھول دیا ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۱۱۰۔۱۱۱ کے تحت حضور نے فرمایا کہ اپنے سرداروں سے مشورہ پوچھنا یہ بادشاہوں کا طریق ہوا کرتا تھا۔ ان کی حمایت لینے کے لئے اور اس طرح مشورہ سے ذمہ داروں میں بھی شامل ہو جاتے تھے۔ ﴿لَسَاحِرٌ عَلِیْمٌ﴾ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرماتے ہیں کہ اس کے معنے چالاک، مدبّر، کے ہیں۔

آیت ۱۱۲۔ حضور نے فرمایا کہ ﴿اَرْجِہْ﴾ کے معنے قتادہ نے "اِحْبِسْہُ" کئے ہیں یعنی اسے روک رکھ۔ لیکن ابن عباس اس سے مراد "اَخِّرْہُ" لیتے ہیں یعنی اسے مہلت دے۔

آیت ۱۱۳ ﴿یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِیْمٍ﴾۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ ۔ ۱۲۰۹ء) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن کریم اور قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے

جس نے رمضان کا روزہ بغیر مجبوری اور جائز عذر کے چھوڑا بعد میں ساری عمر کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت، روزوں کی اہمیت اور ان سے متعلقہ مسائل کا قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶/نومبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۱۶/نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۸۴۔۱۸۵ کی تلاوت کی اور ان کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ان آیات میں جو یہ اعلان ہے کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے یہ اعلان صرف قرآن کریم میں ہے اور کسی الہامی کتاب میں نہیں۔ لازماً ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں روزے رکھے گئے ہیں مگر کسی نے اس بات کا اعلان نہیں کیا۔ قرآن کے عالمی ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کلام مجید کی یہ عظیم الشان خوبی ہے کہ لازماً عالمی کتاب ہے ورنہ کسی مذہبی کتاب نے دوسرے مذاہب میں روزوں وغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے روزوں کے تعلق میں مختلف احادیث نبویہ بھی پیش کیں۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی بیہودہ باتیں کرتا ہے تو وہ صرف بھوک ہے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو مجھے کستوری سے زیادہ پسند ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دراصل یہ روزہ دار کا دل بڑھانے کے لئے ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے رَیَّان کہتے ہیں جس سے روزہ دار داخل ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک تمثیل ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں روزہ سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے ہی رات کو قیام کرنے والے ہیں جنہیں قیام سے صرف بیداری ملتی ہے۔ یعنی جو اصل مقصد ہے روزے کا اسے وہ پورا نہیں کرتے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے سے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلاصہ درس قرآن کریم از صفحہ اول

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اس زمانہ میں جادو کے علم کی کثرت تھی اور جادوگر بہت تھے۔ اور یہ اس بات کو تقویت دیتی ہے کہ متکلمین کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہر نبی کو ایسے معجزات عطا فرماتا ہے۔

پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں میں علم السحر (جادو کا علم) غالب تھا۔ تو معجزے بھی سحر کے مشابہ دکھائے گئے۔

آیات ۱۱۴۔۱۱۵ کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ ساحروں نے جب فرعون سے پوچھا کہ جب ہم غالب آئیں گے تو ہمارے لئے کیا اجر ہوگا۔ تو اجر سے ان کی مراد مادّی اجر تھا۔ فرعون کی قربت کا کوئی شوق نہیں تھا۔ فرعون نے کہا کہ ہاں اجر تو ہوگا مگر اس کے نتیجہ میں تم میرے مقرب ہو جاؤ گے۔

آیت ۱۱۶۔ حضور نے فرمایا کہ معجزہ کے سلسلہ میں پہل ان کی طرف سے ہے جن کی طرف سے مطالبہ تھا۔ علامہ محمود بن عمر الزمخشری (متوفی ۵۳۸ھ۔۱۱۳۴ء) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"فرعون نے جادوگروں کے سرداروں اور استادوں کو بلایا اور پوچھا تم نے کیا تیاری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک ایسا جادو تیار کیا ہے جس کی دنیا میں کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی جب تک کہ کوئی آسمانی طاقت نہ ہو"۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات زمخشری نے اپنی طرف سے بنائی ہے جادوگروں نے یہ نہیں کہی تھی۔ اسی طرح زمخشری کہتے ہیں کہ "جادوگروں کی تعداد اسّی ہزار تھی"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ محض مبالغہ اور فرضی بات ہے۔ کہ گویا ان سب نے جادو دکھانا تھا۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ "بعض نے کہا کہ ستر ہزار تھی اور بعض نے کہا کہ تیس ہزار سے کچھ زیادہ تھی"۔ حضور نے فرمایا کہ تینوں باتیں گپیں ہیں وہ گنتی کے چند تھے۔

آیت: ۱۱۷۔ ﴿قَالَ اَلْقُوْا. فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان جادوگروں کا جادو لوگوں کی آنکھوں پر تھا، نہ کہ سونٹیوں پر تھا۔ ہپناٹزم، مسمریزم کے ذریعہ آنکھوں کو باندھ دیا جاتا ہے اور آنکھوں پر جادو کرنا کسی چیز کی ماہیت کو نہیں بدلتا۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ انہوں نے کسی چیز کی ماہیت کو تبدیل نہیں کیا تھا۔ سونٹیاں سونٹیاں ہی رہیں، رسیاں رسیاں ہی رہیں۔ انہوں نے آنکھوں پر جادو کیا تھا۔ اسے Mass ہپناٹزم کہا جاتا ہے۔

﴿وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ﴾ کے تحت حضور نے فرمایا کہ اَلرَّهْبَةُ وَالرُّهْبُ ایسا خوف ہے جس میں احتیاط اور اضطراب بھی شامل ہو یعنی استرہاب کے معنی دہشت زدہ کرنے کے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے ان کا مسمریزم حضرت موسیٰ پر بھی کچھ اثر کر گیا اور وہ گھبرا گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی کی۔ چنانچہ آیت نمبر ۱۱۸ میں ہے ﴿وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ﴾ کہ ہم نے کہا اپنا سونٹا پھینک وہ ان کے جھوٹ کو نگل لے گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کی سونٹیاں کھا جائے گا۔ یہ سارا سلسلہ کلام قرآن کا نہایت فصیح و بلیغ ہے اور حقیقت حال کو ظاہر کر رہا ہے۔

حضور نے ﴿تَلْقَفُ﴾ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "لَقِفْتُ الشَّيْءَ اَلْقَفُهٗ وَتَلَقَّفْتُهٗ" کسی چیز کو مہارت سے لینا اور یہ منہ سے نگلنے یا ہاتھ سے لینے پر بولا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں ﴿مَا يَاْفِكُوْنَ﴾ کی بات بہت اہم ہے۔ وہ سونٹا جھوٹی بات کو کھا رہا تھا، نہ کہ کسی رسّی کو۔

آیات ۱۱۹۔۱۲۰۔ کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ فرعون نے تو وہ دربار اس لئے اکٹھا کیا تھا کہ اگر اس کے جادوگر جیت جائیں تو بہت بڑا جلوس نکالیں گے مگر جب حق ظاہر ہو گیا اور جو وہ کر رہے تھے اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو گیا تو بجائے اس کے کہ وہ جشن مناتے ﴿وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ﴾ وہ نہایت ذلیل اور رسوا ہو کر شرمندگی سے ان جگہوں سے واپس آئے۔

آیات ۱۲۱۔۱۲۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ﴾ جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جادوگر سجدے کی حالت میں گر گئے بلکہ فرمایا 'گرا دئے گئے' اس سے مراد یہ ہے کہ معجزہ اتنا پُر رعب اور پُر ہیبت تھا کہ انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ الٰہی طاقت سے ہوا ہے۔ کیونکہ مسمریزم یا ہپناٹزم جن پر ایک دفعہ چل جائے وہ دوبارہ اس سے باہر نہیں آ سکتے۔ ان جادوگروں نے سارے مجمع پر جادو کیا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ پر بھی اس کا اثر ہوا تھا اس لئے خدا نے دوبارہ وحی کی۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ وہ سارا جادو ٹوٹ گیا اور نہ وہ جادو مجمع پر رہا اور نہ حضرت موسیٰ پر۔ اس پر ان پر رعب طاری ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون کا ربّ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ و ہارون، فرعون کو اپنا ربّ نہیں مانتے تھے تو اس میں دراصل فرعون کا انکار شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ علامہ رازی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"متکلمین کے نزدیک یہ آیت فضیلت علم کے بڑے دلائل میں سے ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اقوام حقیقتِ سحر سے خوب واقف تھیں۔ جب ایسا ہے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جادو کی حد سے خارج پایا تو جان گئے کہ اللہ تعالیٰ کے معجزات کا حصہ ہے نہ کہ بشری ملمع سازیوں کا کرشمہ۔ اور اگر جادو کے علم میں کامل ماہر نہ ہوتے تو اس استدلال کو سمجھنے کی قدرت نہ پاتے۔

آیت ۱۲۴۔ جب ان جادوگروں نے حضرت موسیٰ و ہارون کے رب پر ایمان کا اعلان کیا تو فرعون نے کہا ﴿اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ﴾ کیا تم اس پر ایمان لائے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم اور جادوگروں کی قوم ایک ہی تھی اس لئے فرعون نے ان کی حقارت کی ہے کہ تم ہوتے کون ہو، میری اجازت کے بغیر تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ موسیٰ پر ایمان لے آؤ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں نے مل کر سازش کی ہے۔ اور دھمکی دی جس کا ذکر آیت ۱۲۵ میں ہے کہ مَیں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا۔ پھر ضرور تم سب کو اکٹھا سولی چڑھا دوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ کیا واقعۃً ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے یا نہیں۔ قرآن مجید کی طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز کاٹے نہیں گئے تھے۔ دھمکی بڑی یقینی تھی اس کے باوجود وہ ہارنے والے جادوگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے کہ فرعون پہلا شخص ہے جس نے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹے اور صلیب پر چڑھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔ جادوگر حضرت موسیٰ کے ساتھ ہجرت کر گئے تھے۔ کیونکہ اندر سے فرعون خوفزدہ تھا اور جانتا تھا کہ موسیٰ کے ساتھ کوئی بڑی طاقت ہے۔

آیت ۱۲۷۔ ﴿وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ سے اسلام ہی دین ہے اور مسلمان ہونے سے مراد خدا کا فرمانبردار ہونا ہے۔ ہر دین اسلام ہی ہے۔ اس کی شاخیں آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں یہ الگ مسئلہ ہے۔

﴿وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ﴾ کے تحت حل لغات پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ: "نَقِمْتُ الشَّيْءَ وَنَقَمْتُهٗ کسی چیز کو برا سمجھنا۔ یہ کبھی زبان سے عیب لگانے یا کبھی عقوبت پر بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ﴾۔ اسی سے نقمۃ عذاب کے لئے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ﴿فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ﴾۔

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ کے تحت علامہ رازی لکھتے ہیں کہ:

"﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ ثابت کرتا ہے کہ ان پر کوئی بڑا شدید ابتلا آیا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اس پر صبر کرنے کی توفیق مانگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں صبر کی التجا کی ہو جو قبول کر لی گئی ہو۔ اور وعید سے صَرفِ نظر کیا ہو"۔ کہتے ہیں کہ جب صبر کی دعا مانگی تو اس دردناک طریقہ پر مانگی ہے کہ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرما لیا ہو اور عذاب کو ٹال دیا ہو۔

"بعض مفسرین نے کہا ہے کہ فرعون سے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا عمل سرزد نہیں ہو سکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ جو انہوں نے کہا ﴿وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ سے طبعی موت کی دعا کی ہے، نہ کہ قتل اور قطع اعضاء کے ذریعہ موت طلب کی۔ اور یہ استدلال زیادہ قرین قیاس ہے"۔

حضور نے فرمایا کہ خدا نے فرعون کو طاقت نہیں دی کہ وہ انہیں سزا دے سکتا۔ علامہ رازی کا تُوَفّی کے معنے طبعی موت کا استدلال بہت اہم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اے خدا اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔ جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے ربّ کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا مُحب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ: ۲۰۸) یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا تعالیٰ کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے"۔ (تقریر جلسہ مذاہب، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۰، ۴۲۱)

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کے اردو تراجم وتفاسیر قرآن مجید
پاکستان کے فاضل سکالرز کا
ایک مختصر مگر محققانہ جائزہ

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

(دوسری اور آخری قسط)

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

☆......حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ مدیر الحکم قادیان:

۱)...... : "یعقوب علی عرفانی احمدی۔ پارہ ۱، ۲، ۳، ۱۰، ۱۶، ۱۷، ۲۳ تا آخر۔ قادیان احمدیہ پریس ۱۹۰۴ء۔ پارہ نمبر ۳ سے ماہوار رسالہ کے طور پر طبع ہونا شروع ہوئی"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۹۰۱)

۲)......: "یعقوب علی عرفانی نے متعدد پاروں کی تفسیر لکھی۔ قادیان کے احمدیہ پریس سے ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں طبع ہوئی"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۱۵۳)

۳)......: "یعقوب علی۔ پارہ ۱، ۲، ۳، ۱۰، ۱۶، ۱۷، ۲۳ تا آخر حامل متن۔ ترجمہ بھی شامل ہے جو احمدی خیالات کی نمائندگی کرتا ہے (جزوی)"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۲۶۹)

۴)......: "یعقوب علی تراب۔ تفسیر قرآن۔ قادیان ۱۹۰۰ء جلد اول"۔ (اردو تفاسیر صفحہ ۲۱)

☆......حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (غضنفر احمدیت):

۱)......: "سرور شاہ مولوی (احمدی) تفسیر سروری مع ترجمہ۔ کیفیت۔ رسالہ تعلیم الاسلام، ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تفسیر القرآن میں بالاقساط ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک طبع ہوئی"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۰)

۲)......: "۱۹۰۶ء مطابق ۱۳۲۴ھ۔ تفسیر سروری مع ترجمہ از مولوی سرور شاہ رسالہ تعلیم الاسلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تفسیر القرآن میں بالاقساط ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک طبع ہوئی"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۱۱۹)

☆......حضرت مولوی محمد فیروزالدین ڈسکوی سیالکوٹی مؤلف "لغات فیروزی":

۱)......: "قرآن کریم کے مترجم مع حواشی۔ سیالکوٹ۔ مفید عام ۱۳۱۲۔ صفحات ۱۲۲۲۔ کیفیت ایک صفحہ پر متن صفحہ بالمقابل پر ترجمہ۔ قرآن مجید کے چند پاروں کے منظوم پنجابی ترجمہ کے ساتھ بھی ان کی اُردو میں ایک تفسیر شائع ہوئی ہے۔ کیا فیروزالدین مسلک کے اعتبار سے احمدی تھے۔ اس کا جواب قارئین کرام کے ذمہ ہے"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۷)

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف تھے جس کا تذکرہ اخبار بدر قادیان ۱۳؍جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر موجود ہے۔

۲)......: "فیروزالدین محمد ڈسکوی۔ تفسیر والضحیٰ منظوم۔ لاہور مفید عام پریس ۱۳۲۰ھ پنجابی میں منظوم ترجمہ کے ہمراہ تحت اللفظ اردو ترجمہ مع تفسیر فیروزی برحاشیہ"۔

۳)......: "فیروزالدین محمد ڈسکوی۔ تفسیر پارہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۲۹، ۳۰۔ مفید عام رفاہ عام (پریس) ۴۸۔ ۱۳۲۰ھ"۔

☆......حضرت میر محمد سعید قادری حنفی حیدر آباد دکن:

۱)......: "محمد سعید قادری حنفی میر (احمدی)۔ میر مجلس احمدیہ حیدر آباد دکن۔ قرآن مجید مترجم مع تفسیر اوضح القرآن مسمّیٰ بہ تفسیر احمدی۔ آگرہ مرتضائی (پریس) ۱۹۱۵ صفحات ۲۶۵+۲۹۵۔ کیفیت حکیم نورالدین کے درس قرآن کی مدد سے ترجمہ و تفسیر تیار کی۔ جلد اول ترجمہ پر مشتمل ہے اور جلد ثانی میں تفسیری نوٹ سلسلہ وار درج ہیں"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر صفحہ ۸۸۰)

۱)......: "تفسیر احمدی آگرہ۔ مرتضائی پریس حوالہ فہرست کتب قدیمہ اعظم سٹیم پریس حیدر آباد دکن"۔ (اردو تفاسیر صفحہ ۶۱)

۳)......: "محمد سعید قادری حنفی۔ قرآن مجید مترجم مع تفسیر اوضح القرآن مسمّیٰ بہ تفسیر احمدی۔ آگرہ۔ مطبع مرتضائی ۱۹۱۵ء۔ ۲ جلدیں (۲۶۵+۱۹۵ص)۔

ہمراہ قرآن کریم ترجمہ و مختصر تفسیر ماخوذ از درس قرآن تالیف حکیم نورالدین احمدی۔ مترجم و مفسر احمدی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور حیدر آباد دکن کی مجلس احمدیہ کا امیر تھا۔

اس طباعت کا ایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں داخلہ نمبر ۴۴۵ پر بھی موجود ہے (مکمل)"۔

☆......حضرت میر سید محمد اسحٰق صاحبؓ قادیان۔

۱)......: "محمد اسحٰق میر (احمدی) ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی۔ لاہور فوٹو آرٹ پریس۔ صفحات ۷۷۶۔ کیفیت: مکتبہ احمدیہ قادیان نے تقسیم ملک سے پیشتر شائع کیا تھا"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۹)

۲)......: "محمد اسحٰق میر۔ ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی۔ مکتبہ احمدیہ قادیان نے فوٹو آرٹ پریس لاہور سے تقسیم ہند سے پیشتر شائع کیا۔ ۷۷۶ص۔ ہمراہ قرآن کریم۔ مترجم احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مکمل"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹)

۳)......: "۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۶۶ھ وہ ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی از میر محمد اسحٰق مطبعہ احمدیہ قادیان میں طبع ہوا۔ ترجمہ قادیانی عقائد پر مبنی ہے"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۱۲۹)

☆......حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحبؓ:

۱)......: "میر محمد اسماعیل ڈاکٹر (احمدی) ترجمہ سورۃ رحمٰن تا آخر القرآن، حم سجدہ، یٰسین، ملک، نوح، مزمل کے علاوہ آٹھ دیگر سورتوں کی تفسیر"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۹۰۱)

۲)......: "اسماعیل ڈاکٹر میر محمد (احمدی) ترجمہ سورۃ الرحمٰن تا آخر القرآن، حم سجدہ، یٰسین، ملک، نوح، مزمل کے علاوہ آٹھ دیگر سورتوں کی تفسیر"۔

(اردو تفاسیر صفحہ ۱۹)

۳)......: "محمد اسماعیل میر۔ ترجمہ سورۃ الرحمٰن تا آخر قرآن۔ سیالکوٹ۔ طور پرنٹنگ پریس ت۔ن۔ حامل متن۔ ترجمہ و تفسیر شامل ہیں۔ مترجم احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جزوی"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۰۹)

☆......علامہ حضرت حافظ روشن علی صاحب:

۱)......: "روشن علی حافظ (احمدی) ترجمہ قرآن بین السطور۔ لاہور آفتاب عالم پریس (صفحات) ۷۸۳۔ کیفیت دوسرا ایڈیشن تقسیم ملک کے بعد ظفر بک ڈپو سرگودھا اور کتاب گھر راولپنڈی نے شائع کیا"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۰)

۲)......: "۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۶۶ھ۔ ترجمہ قرآن بین السطور از حافظ روشن علی۔ لاہور کے آفتاب عالم پریس میں طبع ہوا۔ کل صفحات سات سو چوراسی (۷۸۴) ہیں۔ بعد کے ایڈیشن تقسیم ہند کے بعد ظفر بک ڈپو سرگودھا اور کتاب گھر راولپنڈی سے شائع ہوئے"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۸۷۰)

۲)......: "فخرالدین ملتانی احمدی۔ مترجم حمائل۔ لاہور اسلامیہ سٹیم پریس ۱۹۱۹ء صفحہ ۷۰۴۔ کیفیت سید محمد سرور شاہ، حافظ روشن علی اور دیگر احمدی علماء کی مدد سے مذکورہ حمائل شریف احمدی بک ایجنسی قادیان سے شائع کی۔ بعد میں احمدیت کو (فخرالدین ملتانی نے۔ ناقل) ترک کر دیا تھا مگر ترجمہ دور احمدیت کی یادگار ہے"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۷)

☆......حضرت میاں معراج دین عمر صاحب لاہور:

۱)......: "عمر، میاں معراج دین (احمدی) حمائل شریف مترجم مع حواشی"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۶)

۲)......: "معراج دین عمر میاں۔ حمائل شریف مطبع اور سن طباعت معلوم نہیں"۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ ۲۵۲)

☆......حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب نیازی پشاوری:

۱)......: "غلام حسن نیازی پشاوری (احمدی) اردو زبان میں ترجمہ و مختصر مطالب قرآن موسوم بہ حسن بیان۔ لاہور برانچ کیپٹل کوآپریٹو پریس ۱۹۳۹ء صفحہ ۶۵۶"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۶)

۲)......: "غلام حسن نیازی پشاوری۔ حسن بیان پشاور۔ برانچ کیپٹل کوآپریٹو پریس ۱۹۳۹ء ۶۵۶ص۔ ہمراہ قرآن کریم۔ مترجم احمدی طرز فکر کے حامل ہیں۔ حواشی پر مختصر نوٹس ہیں۔

اس ترجمہ کا ایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں بھی موجود ہے"۔ (مکمل)

("قرآن کریم کے اردو تراجم" صفحہ ۱۶۶۔ ایضاً "اردو تفاسیر" صفحہ ۵۲)

☆...... حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم ایم۔اے۔ امیر جماعت لاہور، سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان:

۱)......: "محمد علی ایم اے مولوی (م ۱۳۷۱ھ) لاہوری احمدی۔ تفسیر بیان القرآن۔ (۳ جلد) لاہور کریمی ۴۳۔۱۹۴۰ء۔ کیفیت غرائب القرآن اور فردوسی محاورات کا حل بھی لکھا ہے اور انگریزی میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ حامل المتن مع حواشی کے لکھا ہے۔ احمدیہ انجمن اشاعت...... لاہور نے ایک جلد میں اسکا اعلیٰ عکسی طباعت کا ایڈیشن مختصر تفسیر کے ساتھ ۱۳۸۲ھ میں خاص اہتمام سے طبع کیا۔ جس کے تفسیری فوائد بیان القرآن کا خلاصہ ہیں اور ترجمہ میں بھی قدرے اصلاح کی گئی ہے"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۸۰۔۸۸۱)

۲)......: "محمد علی ایم۔اے مولانا (احمدی) نکات القرآن (ابتدائی پانچ پاروں کی تفسیر۔ احمدیہ انجمن اشاعت......"۔ (ایضاً صفحہ ۸۹۹)

۳)......: "محمد علی لاہوری (متوفی ۱۳۷۱ھ):

بیان القرآن یعنی اردو ترجمۃ القرآن مع حل لغات و حواشی تفسیر۔ باہتمام ماسٹر فقیر اللہ مہتمم تصنیفات احمدیہ لاہور۔ مطبع کریمی ۱۳۴۱۔۱۳۴۰ھ۔ ۱۳ اجزاء (۱۹۶۶ء + ضمیمہ لغات ۶۰ص)

ہمراہ قرآن کریم۔ ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔

اس اشاعت کا ایک نسخہ کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) میں داخلہ نمبر ۸۵۹۸ تا ۸۶۰۰ پر بھی موجود ہے۔ (مکمل)"

۴)......: "بیان القرآن۔ طبع اول۔ لاہور۔ مطبع کریمی ۱۹۲۱ء۔۱۹۲۳ء۔ تین جلدیں۔

ہمراہ قرآن کریم۔ ترجمہ کے بعد تفسیر جو غرائب القرآن اور ضروری محاورات کے حل پر مشتمل ہے دی گئی ہے (مکمل)"۔

۵)......: "قرآن مجید مترجم۔ طبع اول لاہور: مطبع کریمی ۱۳۴۷ھ۔۱۹۲۸ء ۹۶۹ص۔

ہمراہ قرآن کریم۔ ترجمہ کے علاوہ مختصر تفسیر بھی ہے۔ اس طباعت کا ایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں بھی موجود ہے (مکمل)"۔

۶)......: "بیان القرآن۔ لاہور۔ مطبع کریمی ۱۹۴۰ء ۱۹۴۳ء ۳ جلدیں۔

ہمراہ قرآن کریم۔ ترجمہ کے علاوہ مفصل تفسیر بھی ہے۔(مکمل)"

۷)......:"نکات القرآن (ابتدائی پانچ پاروں کی تفسیر)لاہور۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ۔ ت۔ن۔

حامل متن، ترجمہ و تفسیر شامل ہیں۔ مترجم احمدی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں"۔

۸)......:" بیان القرآن۔ طبع اول لاہور ۔احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ،۱۳۸۸ھ / ۱۹۵۸ء ۔ ۲جلدیں۱۴۹۶ص۔

ہمراہ قرآن کریم ۔ ترجمہ کے علاوہ مفصل تفسیر ہے۔ اس طباعت کاایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں بھی موجود ہے۔(مکمل)"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۴۰۔۲۴۱)

۹)......:"محمد علی (لاہوری احمدی) معارف القرآن لاہور۔احمدیہ انجمن اشاعت۔

"تفسیر بیان القرآن لاہور کریمی پریس دوجلد ۲۳۔۱۹۲۱ء طبع دیگر ۱۹۶۹ء۔۱۹۷۲ء"۔

(اردو تفاسیر صفحہ ۵۷)

۱۰)......:"محمد علی ایم۔اے۔ مولانا(احمدی) نکات القرآن (ابتدائی پانچ پاروں کی تفسیر) لاہورانجمن اشاعت......"۔(ایضا صفحہ ۱۰۵)

☆......حضرت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر ربانی ووکنگ مشن انگلستان:

خواجہ کمال الدین ......جہد للبقاء (فیوضات سورۃ فاتحہ) لاہور (مطبع) دین محمد ی ۱۹۲۸ء ۔ ۱۴۰(صفحات)"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد سوم صفحہ ۴۹۵)

☆......مکرم جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب(خسر مولانا محمد علی صاحب ایم۔اے مرحوم)۔

۱)......:"بشارت احمد ڈاکٹر لاہوری احمدی۔ انوارالقرآن (۲جلد) لاہور احمدیہ انجمن اشاعت ......۱۹۵۵ء آخری پاروں کے کچھ حصے کا ترجمہ و تفسیر۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۰)

۲)......:"بشارت احمد۔ انوارالقرآن لاہور۔ احمدیہ انجمن اشاعت...... ۲حصے۔(ص۲۸۶+۲۸۸)

(اردو تفاسیر صفحہ ۳۸)

☆......حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ آف گولیکی۔

"قلب القرآن۔ سورہ یٰسین مع اردو ترجمہ منظوم ونثر ترجمہ سیالکوٹ۔ کریم بخش ورحیم بخش ۱۳۲۵ھ۔۱۹۰۸ء۔۸۰+۴۸ص۱۲۰"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۲۹)

☆......حضرت مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی:

۱)......:"غلام احمد مولوی بدوملہی (احمدی) ترجمہ قرآن۔(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۷۱)

۲)......:"غلام احمد، مولوی۔ ترجمہ قرآن ۔ مطبع و تاریخ طبع معلوم نہیں۔ ہمراہ قرآن کریم۔ مولوی غلام احمد احمدی ہیں۔(مکمل)۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۱۲۲)

☆......☆......☆......☆

قرآن مجید کے دیگر احمدی مترجمین و مفسرین

☆......حضرت مولانا عبداللطیف صاحب دیوبندی بہاولپوری۔ استاذالواقفین۔ سابق مدرس عربی۔ہائی سکول خان پور ریاست بہاولپور۔

۱)......:"دستورالارتقاء تفسیر سورۃ الاسراء ربوہ ۔ ضیاءالاسلام پریس ۱۹۷۴ء۔۳۲۸ص۔

حامل متن مصنف احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اس اشاعت کاایک نسخہ کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) میں داخلہ نمبر ۲۲۵۴۳ پر بھی موجود ہے(جزوی)"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۱۵۴)

۲)......:"دستورالارتقاء (بنی اسرائیل(۔ ربوہ طبع اول ۱۹۳۵ء کتب خانہ ایشیائی قادیان"۔

(اردو تفاسیر صفحہ ۸۱)

۳)......:"عبداللطیف بہاولپوری ، مولوی۔ تفسیر البشریٰ للیاسین (تفسیر سورۃ یٰسین) ربوہ : عبداللطیف بہاولپوری ۱۹۳۵ء۔ ۳حصے (ص۳۵۴)"۔(اردو تفاسیر صفحہ ۸۰۔۸۱)

☆......مکرم پیر معین الدین احمد صاحب ربوہ۔

۱)......:"معین الدین پیر (احمدی) ۔ مخزن معارف۔۱۹۶۳ء)۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۲۸۱)

۲)......:"معین الدین پیر۔ مخزن معارف تفسیر کبیر مطبع معلوم نہیں۔ ۱۹۶۳ء۔ تین جلدیں۔ ہمراہ قرآن کریم۔احمدی فرقہ کے علماء کے تراجم و تفاسیر سے اخذ کردہ۔ تفسیر کبیر ازبشیر الدین محمود احمد کا خلاصہ اور کہیں کہیں نکات کی تشریح مکمل"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۵۲)

۳)......:"تفسیر کبیر کا خلاصہ مخزن معارف از پیر معین الدین احمد ۱۹۶۳ء"۔

(اردو تفاسیر صفحہ ۳۹)

☆......حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مبشر بلاد عربیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ ومدیر "الفرقان"۔

"ابوالعطاء مولانا (احمدی) ماہنامہ الفرقان میں قرآن مجید کا ترجمہ تفسیری نوٹوں کے ساتھ بالاقساط چھپ رہاہے"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلددوم صفحہ ۸۸۸)

☆......مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ مولوی فاضل سابق استاد مدرسہ احمدیہ قادیان و مربی سلسلہ احمدیہ:

۱)......:"مبشر عبدالرحمٰن (احمدی) پانچ پارے۔ ادارہ تیسیر القرآن ۔ ۱۹۵۸ء ۔مبتدیوں کے لئے خانے بناکر ترجمہ کر رہے ہیں۔ بعدہ آیات کا بامحاورہ ترجمہ دیتے ہیں سلسلہ طباعت جاری ہے۔"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم ۸۹۸)

۲)......:"عبدالرحمٰن مبشر۔ پنج پارے۔ مطبع معلوم نہیں۔ ادارہ تیسیر القرآن ۱۹۵۸ء ۔حامل متن ۔ مبتدیوں کے لئے خانے بناکر ترجمہ بھی دیاگیاہے۔ مترجم کا تعلق احمدی فرقہ سے ہے۔ جزوی"۔(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۱۲۵)

☆......جناب میر غلام احمد صاحب کشفی، سابق چیف ایڈیٹر روزنامہ خدمت سرینگر:۔

۱)......:"غلام احمد کشفی میر۔ مشعل نور (قرآن مجید کا آسان سلیس اور بامحاورہ ترجمہ جلد اول ، دوم۔ ۱۲ پارے مکمل ۔راولپنڈی ۔ہمدرد سٹیم پریس ۶۷۔۱۹۶۶ء"۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم صفحہ ۸۹۷)

۲)......:"غلام احمد کشفی۔ قرآن مجید کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ۔ طبع اول ۔لاہور۔ سنگ میل پبلی کیشنز۔ت۔ن۔۲۹۱ص۔

حامل متن۔ یہ بامحاورہ ترجمہ پہلے چھ پاروں پر مشتمل ہے۔ اس اشاعت کاایک نسخہ سنٹرل لائبریری بہاولپور میں بھی موجود ہے۔(جزوی)"

۳)......:"مشعل نور (قرآن مجید کا آسان سلیس اور بامحاورہ ترجمہ)۔راولپنڈی ۔ہمدرد سٹیم پریس ۱۹۶۶ء ۔۱۹۶۷ء ۔۱۱ اجزاء۔ حامل متن ۔یہ ترجمہ پہلے ۱۲پاروں کاہے۔(جزوی)"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ۱۶۶)

☆......مولانا محمد علی صاحب احمدی آگرہ۔

"بست سورہ مرتب مولانا محمد علی احمدی۔ آگرہ ت۔ن۔ حامل متن حاشیہ پر جلالین کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ جس سے مترجم کا علم نہیں ہوسکا۔ جزوی"۔(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۱۵۳)

☆......مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی۔ (کھرل چک ۲۷۹۔ ایشر کا):

۱)......:"عبداللہ قادیانی۔ محمد۔ تفسیر آسمانی سبعاً من الثانی۔ تفسیر سورۃ فاتحہ۔ قادیان"۔

(اردو تفاسیر صفحہ ۸۱)

۲)......:"محمد عبداللہ احمدی۔ سورۃ البقرہ کی تفسیر پنجابی نظم میں۔ قادیان ۱۹۱۲ء۔ ۹۲ص۔۸۔

حامل متن پہلے اردو ترجمہ پھر پنجابی میں منظوم تفسیر ہے۔ مترجم و مفسر کا تعلق احمدی فرقہ سے ہے۔

اس حصہ کا ایک نسخہ برٹش لائبریری (سابقہ برٹش میوزیم)میں نمبر (۷)۱۳۷۔ بی۔۱۴۵۰۷ پر بھی موجود ہے۔(جزوی)"۔

۳)......:"سورۃ فاتحہ کی تفسیر پنجابی نظم میں۔ قادیان ۱۹۱۲ء۔ ۳۲ص۔

حامل متن۔ پہلے اردو ترجمہ پھر پنجابی میں منظوم تفسیر ہے۔احمدی فرقہ سے متعلق اس شخص نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف الزامات کی تردید بھی اس تفسیر میں کی ہے۔

اس حصے کاایک نسخہ برٹش لائبریری(سابقہ برٹش میوزیم) میں نمبر (۶) ۳۷۔بی ۱۴۵۰۷ پر بھی موجود ہے۔(جزوی)"۔

(قرآن کریم کے اردو تراجم صفحہ ۲۳۰۔۲۳۱)

☆......☆......☆......☆

قادیان کی احمدی جماعت میں قرآن ہی قرآن نظر آیا

احمدی مترجمین و مفسرین کے اس تذکرہ سے جماعت احمدیہ کے (ربّ کریم کی آخری مقدس کتاب) قرآن عظیم سے عاشقانہ تعلق ، والہانہ عقیدت اور بے پناہ ولولہ ٔذوق و شوق کی زبردست عکاسی ہوتی ہے۔ امرتسر کے ایک مشہور مسلم جرنلسٹ جناب محمد اسلم صاحب کومارچ ۱۹۱۳ء میں قادیان جانے کا موقع میسر آیا۔ واپسی پرانہوں نے اپنے تاثرات شائع کئے جن میں اس حقیقت کاواضح لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے لکھا:

"عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کے افراد کودیکھا گیاتو انفرادی طور پر ہرایک کو توحید کے نشے میں سرشار پایا گیا۔ اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں مَیں نے دیکھی کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو مَیں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو مَیں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوانوں کو لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ دونوں احمدی مسجدوں میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کامؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا۔ حتی کہ احمدی جماعت کے تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافر خانے کی قرآن خوانی بھی ایک نہایت پاکیزہ سین پیدا کررہی تھی۔ گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدوسیوں کے گروہ درگروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی تلاوت کرکے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھانے آئے ہیں۔ غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا"۔

"جو کچھ مَیں نے احمدی قادیان میں جاکر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی۔ اور جس طرف نظر اٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا"۔

(بدر قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۱۳ء صفحہ ۸،۹)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِی حُبَّکَ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داوٗد علیہ السلام یوں دعامانگا کرتے تھے:"اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتاہوں۔ اوران لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اوراس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اوراچھی لگے۔

خطبہ جمعہ

تسبیح کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر نقص و عیب سے پاک قرار دینا۔

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ آنحضرت ؐ نے کثرت سے تسبیح کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر برائی و کمزوری سے پاک ہے بلکہ وہ ہر صفت محمودہ سے متصف ہے

دشمنوں کے مقابلہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں - ایک صبر کرنا اور دوسرے نمازوں کو سنوار کر ادا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ر اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۶ر اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفت سبوحیت سے متعلق ہے۔ سبوحیت کے کیا معنی ہیں۔ لسان العرب سے پہلے میں اس کی تشریح پیش کرتا ہوں۔ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ السُّبُّوْحُ الْقُدُّوْسُ . قَالَ اَبُو اِسْحَاق اَلسُّبُّوْحُ الَّذِیْ يُنَزَّهُ عَنْ كُلِّ سُوْءٍ . وَالْقُدُّوْسُ: اَلْمُبَارَكُ . قَالَ ابْن سيده سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ مِنْ صِفَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . لِاَنَّهٗ يُسَبَّحُ وَ يُقَدَّسُ ۔

اَلسُّبُّوْحُ اَلْقُدُّوْسُ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ السبوح وہ ذات ہے جو ہر ایک برائی سے منزہ ہے۔ اور القدوس کے معنی مبارک کے ہیں۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ سبوح قدوس اللہ عزوجل کی صفات میں سے ہے کیونکہ اس کی تسبیح و تقدیس بیان کی جاتی ہے

مفردات راغب میں لکھا ہے اَلسُّبُّوْحُ اَلْقُدُّوْسُ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور کلام عرب میں فُعُول کے وزن پر ان دو الفاظ کا کوئی اور استعمال نہیں۔ اَلسُّبُّوْحُ کا مطلب ہے اَلْقُدُّوْسُ۔ اَلسُّبُّوْحُ کا لفظ اَلسَّبْحُ سے نکلا ہے جس کا لفظی معنی ہے اَلْمَرُّ السَّرِيْعُ فِی الْمَآءِ اَوِ الْهَوَاءِ۔ یعنی کسی چیز کا پانی یا ہوا میں تیزی سے حرکت کرنا اور تسبیح کا مطلب ہے تَنْزِيْهُ اللّٰه تَعَالٰی۔ یعنی اللہ کو ہر عیب اور نقص سے پاک قرار دینا۔ یہ دراصل خدا تعالیٰ کی عبادت میں پوری مستعدی سے مشغول ہونے کا مطلب رکھتا ہے۔ ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْ ءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ چیزیں زبان حال سے اللہ تعالیٰ کی کمال حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ زبان حال سے اس طرح کہ ہر چیز اپنی خِلقت میں عیب سے خالی ہے۔ کوئی ایک بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کی تخلیق پر آپ کہہ سکیں کہ اس میں فلاں عیب پایا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے زبان حال سے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جو ان کا خالق ہے۔ لیکن دوسرا معنی اسی آیت میں یہ بھی ہے ﴿وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں وہ ذہنی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان کی تسبیح کا مطلب سمجھ سکیں لیکن وہ چیزیں شعوری طور پر اور غیر شعوری طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح ضرور بیان کرتی ہیں، اور وہ پرندے چرندے وغیرہ سب سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب کی کیا تسبیح کی ہے۔

المفردات میں لکھا ہے سَبَّحَ کا مطلب ہے اس نے سُبْحَانَ اللّٰه کہا، اس نے اللہ تعالیٰ کو ہر نقص سے پاک قرار دیا۔ پھر لسان العرب میں ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ : مَعْنَاهُ تَنْزِيْهًا لِلّٰهِ مِنَ الصَّاحِبَةِ وَالْوَلَدِ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ :تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلٌ اَوْ شَرِيْكٌ اَوْ نِدٌّ اَوْ ضِدٌّ ۔ سُبْحَانَ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ کوئی اس جیسا ہو یا اس کا کوئی شریک ہو یا کوئی مدّ مقابل ہو۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم میں روایت ہے کہ مَیں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ کیا محمد ﷺ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: سُبْحَانَ اللّٰه! ۔ آپ کی اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (مسلم کتاب الایمان)

یعنی خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھی وہ آنکھ نہیں دی جو خدا تعالیٰ کو ننگی آنکھ سے دیکھ سکے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہے جو خود اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ خدا کو دیکھ سکے۔ پس اس پہلو سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے توبہ کی کہ کیسی بیہودہ بات کر رہے ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ کو دیکھا تو دل کی آنکھ سے دیکھا ہے کوئی ظاہری آنکھ ایسی نہیں ہے جس سے کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے وجود کو دیکھ سکے۔

آل عمران آیت ۴۲۔ ﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰيَةً .قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے لئے کوئی نشان مقرر کر دے۔ اس نے کہا تیرا نشان یہ ہے کہ اشاروں کے سوا تُو تین دن لوگوں سے بات نہ کرے۔ اور اپنے ربّ کو بہت کثرت سے یاد کر اور تسبیح کر شام کو بھی اور صبح کو بھی۔

اس کے تعلق میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو (اُن میں) خوب کھاؤ پیئو۔ مَیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: "مسجدیں"۔ تو یاد رکھیں یہ مسجدیں جنت کے باغات ہیں یہاں جتنی بھی تسبیح و تحمید کریں اتنا ہی آپ کو گویا جنت کے پھل ملیں گے۔ مَیں نے عرض کیا: چرنے سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰه وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات) کہ چرنا جو ہے، کیا کھاتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰه پڑھو، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ پڑھو لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھو اور اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجالس کا کفارہ یہ ہے کہ انسان یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَ تُوْبُ اِلَيْكَ۔ اے میرے اللہ تُو پاک ہے اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ۔ مَیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المكثرين)۔ یہاں مجالس کا کفارہ بیان فرمایا ہے مجلسوں میں انسان کئی قسم کی بیہودہ باتیں بھی کرتا ہے، لغو اور فضول بھی بکتا ہے تو اس قسم کی جو غلطیاں مجالس میں اکثر ہو ہی جاتی ہیں اس کا کفارہ یہ ہے کہ انسان پھر اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے عرض کرے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اے اللہ تو ہی ہے جو برائی سے پاک ہے ہم تو عاجز بندے ہیں اور برائیوں میں ملوث بھی ہیں اور تُو صرف برائیوں سے پاک نہیں وَبِحَمْدِكَ ایسا پاک ہے کہ حمد کی وجہ سے صرف برائی سے پاک نہیں بلکہ ایک مثبت صفت بھی اپنی ذات میں رکھتا ہے۔ سَبَّحَ معنے بالکل پاک، حمد جس میں خدا تعالیٰ کی صفات حمد بھی ہوں۔ پھر ہے أَسْتَغْفِرُكَ وَأَ تُوْبُ اِلَيْكَ مَیں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور ہم جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد۔ باب التسبیح اذا هبط واديا)۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان جب بلندی کی طرف چڑھتا ہے تو اپنی بڑائی کی طرف خیال جاتا ہے کہ ہم کتنے بڑے ہو گئے ہیں۔ تو اس وقت اَللّٰهُ

اَکْبَر کہنا چاہئے کہ سب سے بلند اور بڑی ذات تو اللہ کی ہے انسان کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ تھوڑی سے بلندی پر جا کر اتنا فخر جب کہ کائنات کی بلندیاں تو لامتناہی ہیں۔ پھر جب نیچے اترتے تھے تو تسبیح کرتے تھے یعنی خدا تعالیٰ ہر بُرائی سے پاک ہے۔ نیچے اترتے وقت انسان کے دماغ میں آتا ہے کہ اب مَیں نیچے تنزّل کی طرف جارہا ہوں اس وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے تنزّل سے پاک ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "﴿قَالَ اٰیَتُكَ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا﴾ حضرت زکریا کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ تُو تین دن اشاروں کے سوا کسی سے بات نہ کرے گا"۔ اس کا مطلب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ لکھتے ہیں "ہم تیرے لئے وہ بات پیدا کر دیں گے یعنی تجھے وہ طاقت نصیب کریں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تجھے بیٹا عطا فرمائے گا۔ یہ معنے نہیں کہ آپ تین دن کے لئے گونگے ہو گئے۔ اگر یہ بات تھی تو پھر ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ﴾ کے کیا معنے ہوئے"۔ اگر گونگے ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ کا، اپنے رب کا، ذکر بلند کرنا یہ کیسے ممکن تھا۔ فرماتے ہیں: "مَیں نے اس نسخہ کو بے اولادوں کے لئے بہت آزمایا اور اکثر مفید پایا ہے۔ ایسے لوگوں کو مَیں نے کہا ہے کہ کم بولنے کی عادت ڈالو اور تسبیح اور ذکر میں مشغول رہو"۔

(حقائق الفرقان جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۶۸)

سورۃ الرعد کی آیت ہے ﴿وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ . وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ﴾ (سورۃ الرعد:۱۴)۔ اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتی ہے۔ اب یہاں بھی بجلی کی گھن گرج تسبیح کرتی ہے مگر حمد کے ساتھ۔ یہاں حمد سے کیا مراد ہے اس لئے کہ جب بجلی چمکتی ہے تو سب سے پہلے تو وہ پاک کرنے والی ہے چیزوں کو۔ وہ بیہودہ جراثیم، ہر قسم کے گند کو جلا دیتی ہے۔ پھر حمد اس میں یہ ہے کہ اسی بجلی کے ذریعہ سے سمندر کا پانی نتھر کے آسمان پہ بلند ہوتا ہے اور پھر وہ صاف ستھری بارش بن کے برستا ہے۔ تو یہ صرف تسبیح ہی نہیں بلکہ ساتھ حمد بھی ہے۔

تو فرماتا ہے فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح کر رہے ہوتے ہیں۔ اب فرشتے خدا تعالیٰ کے خوف سے تسبیح کیوں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ فرشتوں کو تو ان معنوں میں خوف نہیں ہے کہ گویا ان پر کوئی بلا نازل ہو گی۔ وہ بندوں کی خاطر خوف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے ان کے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ اس بجلی کے بداثرات ان کے اوپر نہ مترتب ہوں۔ جبکہ وہ اللہ کے بارہ میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ یہ بجلیاں برسا رہا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا ثبوت ان بجلیوں میں بادل کی کڑکوں میں اس کی تسبیح و حمد میں ہے لیکن وہ لوگ سمجھتے نہیں۔

سورۃ الحجر کی ننانوے آیت۔ پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ تو ہر جگہ صرف تسبیح نہیں بلکہ حمد بھی ساتھ بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ خالی تسبیح اکیلے کرنا سے مراد یہ ہے کہ ہم اللہ کو برائیوں سے پاک سمجھتے ہیں۔ اور ہم خود بھی برائیوں سے پاک ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ محض برائیوں سے پاک نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ حمد سے مملوّ ہے۔ اس لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اپنے نفس کو پاک اور صاف اور حمد سے بھرا ہوا بنانا چاہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس میں یہ نکتہ پیش کیا ہے "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ دشمنوں سے بچنے کا طریق بتایا"۔ (تشحیذالاذہان جلد نمبر۸ نمبر ۹ صفحہ ۳۶۲)۔ "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ: بعض لوگوں نے سجدوں میں عجیب عجیب طرح کی دعائیں قرآن شریف کی مختلف آیات سے لے کر پڑھنی شروع کر دی ہیں حالانکہ سجدوں میں قرآنی دعاؤں کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھیں کہ یہاں جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کس طرح فرمائی۔ رکوع و سجود میں پڑھا جاتا ہے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ حضرت

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھ کر سوئے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جیسا کہ کسی کو تحفہ و ہدیہ دیں ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی میں جو تسبیح و تحمید کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا گناہوں سے پاک کر دے گا اور پسندیدہ افعال سے محمود بنائے گا۔ (حقائق الفرقان جلد۲ صفحہ ۴۷۱)

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۴۴-۴۵، ﴿سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ. وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ .اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل :۴۴-۴۵)۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہے ہیں سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے۔ اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اُس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے۔ ہر چیز صرف تسبیح اس طرح نہیں کرتی کہ وہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کو ہر برائی سے پاک دیکھتی ہے بلکہ ہر برائی سے پاک دیکھنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہر صفت محمودہ کو موجود پاتی ہے۔ آخر پہ ہے وہ یقیناً بہت بُردبار (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ بردبار تو اس پہلو سے ہے کہ وہ لوگوں کو برائیوں میں ملوث دیکھتا ہے اور حلم سے کام لیتا ہے ورنہ ہر برائی پہ اگر پکڑ لے تو کوئی مخلوقات میں سے باقی نہ رہے اور بخشنے والا یہ ہے کہ اس کے علاوہ جو اس سے غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں وہ ان پر ان کی بخشش بھی فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے خدا کی تقدیس کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اُس کی تقدیس نہیں کرتی۔ پر تم اُن کی تقدیسوں کو سمجھتے نہیں۔ یعنی زمین آسمان پر نظر غور کرنے سے خدا کا کامل اور مقدس ہونا اور بیٹوں اور شریکوں سے پاک ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ مگر ان کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔" (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"انجیل میں ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے۔ تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے۔ ہماری روزانہ روٹی آج ہمیں بخش اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو اپنے قرض کو ہمیں بخش اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہیں کہ زمین تقدیس سے خالی ہے"۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ زمین کو بھی تقدیس بخش۔ فرمایا: "یہ نہیں کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بھی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے نہ صرف آسمان پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾"۔

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت ﴿اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں:

"یعنی ہر یک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے۔ اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے۔ ایک غور کرنے والا انسان ضرور اس بات کو قبول کر لے گا کہ کسی مخفی تعلق کی وجہ سے یہ کشش ہے"۔

(رسالہ معیار المذاہب مشمولہ نورالقرآن نمبر۲ صفحہ ۲۱)

اب دنیا بھر میں کتنے مذاہب ہیں سب میں اللہ کا ذکر اور اللہ کی تسبیح ہے خواہ بت بھی لوگ پوجتے ہوں پوچھو تو کہتے یہی ہیں کہ ہم اللہ کے قریب ہونے کے لئے ان کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ یہ قربت الٰہی کا آخری مقصد ہے جو ہر دل میں پایا جاتا ہے اور مشرک بھی اس سے خالی نہیں ہیں۔ پس یہ غور طلب معاملہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر دل میں اپنی طرف کشش کیوں پیدا کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کے متعلق فرماتے ہیں:

"کُل اشیاء خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ تسبیح کے معنے یہی ہیں کہ جو خدا ان کو حکم کرتا ہے اور جس طرح اُس کا منشا ہوتا ہے وہ اسی طرح کرتے ہیں"۔ اب تسبیح کا یہاں ایک یہ نیا معنی پیدا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ "جو خدا ان کو حکم کرتا ہے اور جس طرح اُس کا منشا ہوتا ہے وہ اسی طرح کرتے ہیں"۔ جیسا کہ فرشتوں نے کہا ﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ﴾ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ۔ تو فرشتے تو وہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ان کو عطا ہوتا ہے۔ اسی طرح سچی تسبیح کرنے والا

وہی ہے جو اللہ کے ہر حکم اور ارادے کے منشا کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔"اتفاقی طور سے دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا ذرّہ ذرّہ پر تصرّف تام اور اقتدار نہ ہو تو وہ خدا ہی کیا ہوا اور دعا کی قبولیت کی اس سے کیا امید ہو سکتی ہے اور حقیقت یہی ہے کہ وہ ہوا کو جدھر چاہے اور جب چاہے چلا سکتا ہے اور جب ارادہ کرے بند کر سکتا ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں پانی اور پانیوں کے سمندر ہیں جب چاہے جوش زن کر دے اور جب چاہے ساکن کر دے۔ وہ ذرّہ ذرّہ پر قادر اور مقتدر خدا ہے، اس کے تصرّف سے کوئی چیز باہر نہیں۔"

(الحکم۔ جلد ۷۔ نمبر ۱۴۔ بتاریخ ۱۷/اپریل ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۶۔۷)

اب سورۃ طٰہٰ کی ۱۳۱ویں آیت: ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا. وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾۔ اس ایک آیت میں سورۃ طٰہٰ کی ۱۳۱ویں آیت میں تمام نمازوں کا ذکر ہے۔ فجر کی نماز سے لے کر ظہر، پھر عصر کا پھر مغرب کا پھر عشاء کا پھر تہجد کی نماز کا۔ تو مفسرین نے اس ایک آیت سے یہی استنباط کیا ہے کہ ہر نماز کا ذکر اس ایک آیت میں موجود ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے "پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نیز رات کی گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تو راضی ہو جائے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: "﴿سَبِّحْ﴾ نماز پڑھو ﴿اٰنَآئِ الَّيْلِ﴾ مغرب، عشاء، تہجد" "﴿اَطْرَافَ النَّهَارِ﴾ "یعنی مغرب عشاء اور تہجد رات کے اور دن کے کناروں پر واقع ہو گی۔ "دن کے ڈھلنے سے پہلے اشراق اور ضحیٰ اور بعدہٗ ظہر، ﴿اِصْبِرْ﴾ دشمنوں کی ہلاکت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں۔ ایک صبر کرنا، دوم نمازیں سنوار کر پڑھنا۔ ہم نے بہت تجربہ کیا ہے ﴿لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾ ان نمازوں سے کچھ ایسی بات ملے گی کہ تم خوش ہو جاؤ گے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۹/جون ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"۔ پس اس سے مراد یہی ہے کہ دشمن جو تم پر قیامت توڑ رہا ہے اگر تم نمازوں کی پابندی کرو اور نمازوں میں گریہ وزاری سیکھ لو تو وہ قیامت دشمنوں پر ٹوٹ پڑے گی۔

پھر حضرت ذوالنون کے متعلق یہ آیت ہے سورۃ الانبیاء: ۸۸: ﴿وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اُس نے گمان کیا کہ ہم اُس پر گرفت نہیں کریں گے۔ پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اُس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ تُو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

اب اس میں یہ گمان کیوں کیا کہ خدا اس کی گرفت نہیں کرے گا۔ اس خیال سے کہ انہوں نے جو بھی فعل کیا تھا وہ اپنی دانست میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کیا تھا اس لئے وہ اپنے وطن میں دوبارہ واپس نہیں گئے کہ ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مَیں نے تو ان پر عذاب کی پیشگوئی کی ہے اور جب مجھے دیکھیں گے تو تمسخر اڑائیں گے اور کہیں گے دیکھ لو اپنا عذاب جو کہہ رہے تھے۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ پیچھے کیا واقعہ گزر چکا ہے۔ وہ لوگ جو حضرت ذوالنون کے تابع تھے جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے تھے ان کے متعلق یہ وضاحت آتی ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ عذاب سر پر آ گیا ہے تو سب اپنے جانوروں کو اپنے بچوں کو لے کر اس حالت میں باہر جنگل میں نکلے کہ بچوں کو دودھ نہیں پلایا گیا تھا اور جانوروں کے بچوں کو دودھ نہیں پلایا گیا تھا۔ اور اس تکلیف کی وجہ سے وہ بے انتہا چیخ و چہاڑ مچا رہے تھے اور اتنا دردناک آہ و بکا کا منظر تھا کہ ساری قوم کی درد سے چیخیں نکل گئیں۔ اور اس وقت انہوں نے خدا سے دعا مانگی تو حضرت یونس بے چاروں کو کیا پتہ تھا کہ پیچھے کیا حال ہوا ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت یونس واپس گئے اور دل میں یہ خیال کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نہیں پکڑے گا وہ بخشش کرنے والا ہے۔ اور واقعۃً پیچھے سے بخشش ہی کا سلوک ہو رہا تھا تو اس وقت پھر جب وہ مچھلی کے اندھیروں میں گئے، گلے میں اٹک گئے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا اپنے فضل سے سکھائی ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ﴿سُبْحٰنَكَ﴾ تو پاک ہے ﴿اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ مَیں ظالموں میں سے تھا۔

اس دعا کے متعلق جامع ترمذی میں یہ حدیث ہے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ذوالنون حضرت یونسؑ کی دُعا جو اُنہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی وہ ایک ایسی دُعا ہے کہ کبھی کسی نے یہ دعا نہیں کی مگر ضرور مقبول ہوئی۔ وہ دعا یہ ہے: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے۔ مَیں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (جامع ترمذی)

سورۃ المومنون کی ۹۲ آیت ﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾۔ کہ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا ﴿وَمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ﴾۔ اور اس کے ساتھ اس کا کوئی شریک، معبود نہیں۔ اگر ایسا ہوتا کہ خدا کے سوا کوئی اور معبود اس کی خدائی میں شریک ہوتے ﴿اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ﴾ تو ہر خالق نے جو خدا کے سوا ہوتا اس نے بھی تو کوئی تخلیق کی ہوئی ہوتی۔ اگر تخلیق سے عاری تھا تو وہ خالق کیسے بن گیا۔ پس اگر وہ خالق تھا اور اس نے تخلیق کی تھی تو اپنی اپنی تخلیق لے کر وہ سب خدا بھاگ جاتے۔ یعنی مصنوعی خدا جن کو تم مانتے ہو اگر وہ واقعۃً خالق ہوتے تو اپنی تخلیق پر قبضہ کرتے۔ تم اپنی چیزیں جو خود بناتے ہو ان پر قبضہ کرتے ہو۔ وہی تمہاری مالکیت کا ثبوت ہیں کہ تم ان کے مالک ہو تو وہ کیوں اپنی ملکیت کو اللہ کے سپرد کرتے وہ یقیناً ان چیزوں کو لے کر الگ ہو جاتے اور اس طرح ﴿لَفَسَدَتَا﴾ زمین و آسمان فساد سے بھر جاتے۔ اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کرتے۔ وہ مصنوعی خدا جو اگر خدا کے سوا کوئی اور ہوتا تو وہ اس خدائی پر چڑھائی کرتے، ساری کائنات میں تم فساد ہی فساد دیکھتے اور کہیں وہ امن نظر نہ آتا جو اس وقت کائنات پر غور کرنے سے نظر آتا ہے۔ ایک ہی خدا کا ثبوت ملتا ہے ساری کائنات سے اور کسی کا قانون نہیں چلتا ﴿سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ صفات بیان کرتے ہیں، اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے حالانکہ بیٹے کا محتاج ہونا ایک نقصان ہے اور خدا ہر ایک نقصان سے پاک ہے۔ وہ تو غنی اور بے نیاز ہے، جس کو کسی کی حاجت نہیں۔ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، سب اُسی کا ہے۔ کیا تم خدا پر ایسا بہتان لگاتے ہو جس کی تائید میں تمہارے پاس کسی نوع کا علم نہیں۔" (براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۴۴۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ طبع اوّل)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا اپنی ذات میں کامل ہے۔ اس کو کچھ حاجت نہیں کہ بیٹا بناوے۔ کونسی کسر اُس کی ذات میں رہ گئی تھی جو بیٹے کے وجود سے پوری ہو گئی۔ اور اگر کوئی کسر نہیں تھی تو پھر کیا بیٹا بنانے میں خدا ایک فضول حرکت کرتا جس کی اس کو کچھ ضرورت نہ تھی۔ وہ تو ہر یک عبث کام اور ہر یک حالت ناتمام سے پاک ہے۔ جب کسی بات کو کہتا ہے: ہو۔ تو ہو جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ حصّہ چہارم۔ صفحہ ۴۳۸۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ کے متعلق فرماتے ہیں:- خدا تعالیٰ ان عیبوں سے پاک و برتر ہے جو وہ لوگ اس کی ذات پر لگاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ صفحہ ۵۰۹۔ حاشیہ در حاشیہ۔ نمبر ۳)

"اور مشرک لوگ ایسے نادان ہیں کہ جنّات کو خدا کا شریک ٹھہرا رکھا ہے اور اُس کے لئے بغیر کسی علم اور اطلاعِ حقیقتِ حال کے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۳۷۔۴۳۸۔ حاشیہ در حاشیہ۔ نمبر ۳)

یہ بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں بہت فصیح و بلیغ کلام ہے۔ ایک تو مراد یہ ہے کہ مصنوعی طور پر جو چیز بنائے رکھے حقیقت میں نہ ہو اس کو تراشنا کہتے ہیں۔ کوئی گپ تراشتا ہے، کوئی فرضی بات تراشتا ہے اور دوسرے انہوں نے بت اور بتیاں اپنی تراشی ہوئی ہوتی ہیں۔ تو ظاہراً بھی وہ تراشے جاتے اور تراشی جاتی ہیں اور حقیقت حال کے طور پر بھی۔ یعنی ان کا کوئی وجود نہیں، محض ذہنی تراش خراش ہے۔

سورۃ النور کی ایک آیت ہے ﴿فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ. يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ﴾ (النور: ۳۷۔۳۸)

ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اِذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے

نام کاذکر کیا جائے۔ ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علاوہ صحابہ کی بھی صفات بیان ہو رہی ہیں۔ فرمایاہے وہ بلند ہیں اس لئے کہ اپنے گھروں میں ذکرالٰہی بلند کرتے ہیں۔ اور جب ذکر الٰہی بلند ہوتا ہے تواس کے ساتھ ان کانام بھی بلند ہو رہا ہوتا ہے اور صبح وشام اس کی وہ تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے اُلٹ پلٹ ہو رہے ہونگے اور آنکھیں بھی۔

اب اس آیت سے واضح طور پر بعض مفسرین کی وہ غلطی واضح ہوتی ہے جس میں بیان کرتے ہیں کہ تجارت کے قافلے آتے تھے تو نعوذ باللہ من ذٰلک سارے صحابہ رسول اللہ ﷺ کو اکیلا چھوڑ دیتے تھے اور خود تجارت کے قافلوں کی طرف بھاگ جاتے تھے۔ یہ ترجمہ کرنا اس جگہ بے محل اور غلط ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کو وہ صحابہ جنہوں نے جنگ کی انتہائی سختیوں میں بھی نہ چھوڑا وہ معمولی تجارت کی غرض سے ان کو چھوڑ دیں گے اور دیکھئے اس آیت میں کیسے واضح فرمایا ہے "وہ عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے"۔

ترمذی کتاب الدعوات میں داؤد بن علیؓ جو کہ عبداللہ بن عباسؓ کے بیٹے ہیں اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک رات جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ فرمارہے تھے: پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لبادہ اوڑھا اور اس کے ساتھ معزز قرار پایا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے علاوہ کوئی اور ذات تسبیح کے لائق نہیں۔ فضل اور نعمت والی ذات پاک ہے بزرگی والی اور معزز ذات پاک ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال واکرام والی ہوتی ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ما یقول اذا قام من اللیل الی الصلوٰۃ)

اب یہاں یہ محاورے ہیں "بزرگی کا لبادہ اوڑھا"۔ اللہ تعالیٰ تو جسمانی نہیں، روحانی وجود ہے اور ہر قسم کے لبادہ سے پاک ہے مگر اس کی شان کو دکھانے کی خاطر جس طرح ایک بزرگ عظیم الشان لبادہ پہنے کھڑا ہوتا ہے تمثیلی طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کی جارہی ہے۔

ایک حدیث ہے ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ کہتے ہیں کہ ایک رات آنحضرت ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ دوران تلاوت جب عذاب کی آیت پڑھتے تو رک جاتے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگتے۔ اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو رُک رُک کر دعا کرتے اور رکوع میں آپ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدے میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔

سنن النسائی میں عبدالرحمٰن بن غنم روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمدہ طور پر وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ اور الحمد للہ میزان کو بھر دے گی اور تسبیح وتکبیر زمین وآسمان کو بھر دیں گے۔ اور نماز نور ہے اور زکوٰۃ بُرہان ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حُجّت ہے"۔ (سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ)

"نماز نور ہے اور زکوٰۃ بُرہان ہے"۔ نماز تو نور ہے اور نورِ عطا کرتی ہے۔ زکوٰۃ بُرہان کیسے ہو گئی۔ جب انسان کو اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہو تو اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے ورنہ کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ پیارا محنت سے کمایا ہوا مال بے وجہ کسی کو دے دے تو وہ دلیل ہے۔ برہان فرمایا ہے اس کو۔ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو نور تسلیم کیا اور اس نور سے استفادہ کرتا ہے۔ اور صبر کرنا روشنی ہے۔ صبر کرنا روشنی اس لئے ہے کہ رات کو جب انسان سخت تکلیف میں ہو تو اگر صبر سے گزارا کرے ساری رات تو صبح آخر نور پھوٹ ہی جاتا ہے۔ تو صبر کے نتیجہ میں دکھ دور ہو جاتے ہیں اور اندھیری راتیں روشنی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام کیسا فصاحت وبلاغت سے بھرا ہوا ہے اور پھر فرمایا "قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حُجّت ہے"۔ اب قرآن ہی گواہی دے گا کہ انسان کے اعمال کیسے ہیں یا اس کے حق میں گواہی دے گا یا اس کے خلاف گواہی دے گا اور اس سے بڑی گواہی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

سورۃ النور میں آیت ۴۲ میں ہے۔ ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ. كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ. وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ﴾ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پَر پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے۔ اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اب سورۃ الفرقان کی آیت ۵۹ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا﴾۔ (ترجمہ): اور توکل کر اُس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

اب توکّل انسان بظاہر اپنے ماں باپ پر بھی کرتا ہے، اپنے دوستوں پر بھی کرتا ہے، اپنے عزیزوں رشتہ داروں پر بھی کرتا ہے، کسی بڑے آدمی سے واقفیت ہو، بادشاہ سے دوستی ہو تو وہ اُس پر توکل کرتا ہے مگر یہ سارے تو زندہ نہیں رہا کرتے۔ کوئی نہ کوئی کسی وقت انسان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ کبھی دوست گزر جاتے ہیں کبھی ماں باپ ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں، کبھی بادشاہِ وقت جاتا رہتا ہے۔ صرف ایک ذات ہے جو نہیں مرتی اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ پس صرف اللہ ہی پر توکل ہونا چاہئے۔ جو حیّ ہے زندہ ہے۔ لَا یَمُوْت اور کبھی اس پر موت نہیں آتی۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔ اس کو کسی اور کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ کوئی اور اگر اطلاع دے تو بیچ میں چغلی بھی لگا سکتا ہے، غلط باتیں بھی منسوب کر سکتا ہے۔ مگر اللہ جو براہ راست جانتا ہے اسے کیا ضرورت ہے کسی اور کی گواہی دینے کی وہ خود ہی ہمیشہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر دار رہتا ہے۔

بخاری کتاب الایمان والنذور میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان پر بہت ہلکے معلوم ہوتے ہیں مگر خدائے رحمان کے نزدیک وزن کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں اور وہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم". (البخاری۔ کتاب الایمان) کہ اللہ پاک ہے ہر برائی سے، اور مملوّ ہے ہر حمد سے۔ یعنی محض پاک ہونا کافی نہیں وہ حمد سے بھرا ہوا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم۔ اور یہ ہے عظمت کا نشان۔ اس کے بغیر کوئی عظمت نہیں۔ برائی سے پاک ہو اور حمد سے بھرا ہوا ہو۔ یہ عظمت کی دلیل ہے پس سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد جب کھڑے ہو کر انسان یہ دعا پڑھتا ہے، تہجد میں، تو یہ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تم نے خدا تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کیا ہے۔ اب سن لو کہ عظمت تب ہو سکتی ہے جب وہ ہر برائی سے پاک ہی نہ ہو بلکہ ہر

جرمنی کے احباب کے لئے سنہری موقع

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

گورنمنٹ جرمنی کا تسلیم شدہ ایجوکیشن سنٹر

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de Ehrharstr.4 30455 Hannover

(Telekommonikationstechnik) کا جدید ترین کالج

Informatiker , IT- System-Elektroniker and other neu IT-Profession's

Arbeitsamts سے اپنے تعلیمی اخراجات دلوانے کے لئے مزید معلومات ہمارے دفتر سے حاصل کریں

Fach Informatiker, IT-System-Electroniker and other neu IT-Profession's

in only 4 weeks IHK Certificate for (MCSE+MCDBA IT-System Administrator)

For (MCSE+CCNA+CCNP IHK Certificate in 4 weeks Netzwerk Administrator)

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب

ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ایک لاکھ مارک اور زائد رقم سے بھی مدد کر سکتی ہے۔

ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

خوبی سے مرصّع بھی ہو۔

ایک کتاب الدعوات ترمذی میں روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تسبیح نصف میزان ہے اور الحمدللہ میزان کو بھر دے گی"۔ اب دیکھئے آنحضور ﷺ کا قول۔ ہر بات کیسی فصیح و بلیغ ہے۔ "تسبیح نصف میزان ہے"۔ تسبیح کرو گے تو برائیوں سے پاک بیان کرو گے۔ مگر یہ کافی نہیں کچھ اور بھی ضرورت ہے۔ "حمد اس میزان کو بھر دے گی"۔ حمد سے وہ جو کمی رہ جاتی ہے تمہاری تعریف میں یا تمہاری ثنا میں وہ پوری ہو جائے گی اور کلمہ لاَ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اسے اللہ تک پہنچنے کے لئے درمیان میں کوئی حجاب نہیں۔ اور جہاں تک کلمہ لاَ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا تعلق ہے وہ اللہ کو براہ راست پہنچتا ہے اور اس کے درمیان میں کوئی حجاب واقع نہیں ہوتا۔ وہ سچے معنوں میں جو اللہ کو اپنا معبود سمجھتا ہے اس کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا یہ کلمہ ایسا ہے جو براہ راست خدا تعالیٰ تک رسائی پاتا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ مَیں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو مَیں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اَب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اَور شخص بیمار ہوا تھا۔ وہ آٹھویں دن راہی ملکِ بقا ہو گیا حالانکہ اُس کے مرض کی شدّت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اُس دن بکلّی حالاتِ یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّد"۔ اب یہ بھی دعا ہے جو مَیں جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تہجد میں باقاعدہ پڑھا کریں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں اور آپ کی آل پر۔ اور دو دفعہ عَلٰی نہیں ایک ہی دفعہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ. تو آپؐ کی آل کو آپؐ کے ساتھ اس طرح پیوست کر دیا ہے کہ اُسی آپ ہی کے درود میں آپؐ کی آل کو بھی درود پہنچتا ہے۔

جب یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھائی گئی تو فرماتے ہیں:

"میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو، ہاتھ ڈال اور یہ کلماتِ طیّبہ پڑھ"۔ اب یہ بھی ایک مزید الہام تھا دل میں کہ کس طرح اب یہ تیری بیماری دور ہو گی۔ فرمایا "دریا سے ریت والا پانی منگواؤ اور اس کے ساتھ ریت بھرے پانی کو اپنے جسم پر ملو اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تُو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور مَیں نے اُسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر، تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ بیماری بکلّی مجھے چھوڑ گئی اور مَیں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۳۱۔۳۲)

بقیہ: آل غانا احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس از صفحہ نمبر ۱۶

تصور بہت ہی بھیانک ہے۔ یہ تصور روحانی زندگی کے لئے زہر قاتل ہے۔ انہوں نے ساؤتھ افریقہ میں ایڈز سے ہلاک ہونے والے گیارہ سالہ معصوم بچے کا ذکر کر کے بتایا کہ اسے ایڈز پیدائشی طور پر ورثہ میں ملی تھی۔ آپ نے نصیحت کی کہ آج خدا کے فضل سے آپ صحیح سلامت اور صحت مند ہیں، اپنی صحت کو الکحل اور زمانہ میں پھیلی ہوئی بے حیائیوں سے خراب نہ کریں ورنہ اس کا نہ صرف بد اثر آپ پر پڑے گا بلکہ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس کے بدنتائج سے محفوظ نہیں رہیں گی۔

اپنے خطاب کے آخر پر آپ نے طلباء کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے اور قرآن مجید کا مطالعہ کرنے اور دعاؤں کی عادت اپنانے کی تلقین کی اور کہا کہ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے سکولوں اور ہسپتالوں میں خدمت کے لئے پیش کریں۔

اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں طلباء و طالبات نے مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

سوال وجواب کے بعد کانفرنس کے صدر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اصل چیز احساس کمتری سے نجات ہے۔ یاد رکھیں کہ ہمارے آباء واجداد ہی تھے جنہوں نے تہذیب وتمدن کا آغاز کیا اور اپنی ذہانت سے کاشت کاری کے لئے استعمال کئے جانے والے آلات بنائے۔ انہیں تو کوئی Complex نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمانوں کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ پسماندہ قوم ہے۔ یہ لوگ بھول گئے کہ جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تو اس وقت بغداد کی گلیاں علم کے نور سے منور تھیں اور یورپ سے لوگ سائنسی علوم سیکھنے کے لئے سپین کا رخ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے پاس قرآن مجید ہے جس کی تعلیمات ایک اعلیٰ معاشرہ کو جنم دے سکتی ہیں۔ احساس کمتری کو دل سے نکال دیں۔ طالبات پردہ کریں اگر کوئی مذاق کرے تو اسے کہیں کہ یہ ہمارے مذہب کی تعلیم ہے اور حضرت مصلح موعودؓ کی معرکۃ الآراء نظم ؎

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اچھے مسلمان بنو۔ دنیا میں ہر جگہ زبانی بھی اور عملی طور پر بھی اسلامی تعلیمات کا دفاع کرو۔ اعلیٰ اخلاق اپنا کر اور عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے عملاً اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کرو۔

آپ نے انہیں تعلیمی میدان میں مسابقت اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

لیگون یونیورسٹی میں میڈیکل اور حساب کے مضمون کا بہترین طالبعلم ایک احمدی نوجوان تھا۔ پاکستانی یونیورسٹیوں میں بھی احمدی طلباء ہمیشہ نمایاں پوزیشنز لیتے ہیں۔ پس خوب پڑھو اور تعلیمی میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرو۔

محترم امیر صاحب نے خطاب کے آخر پر اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ کانفرنس بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر کے ۷۰۰ طلباء و طالبات نے اس کانفرنس میں شرکت کی توفیق پائی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم وتربیت سے نوازے اور احمدیت کے سچے اور مخلص خادم بنائے۔

(آمین)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

پرہیز نہیں کرتا اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی خدا کو کوئی حاجت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ جس طرح آندھی میں تیزی آ گئی ہو۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن کریم اور قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ آنحضرتؐ نے رمضان کے نتیجہ میں گزشتہ گناہوں کی معافی کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ ایمان لاتا ہو اور اپنا احتساب کرتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالہ سے بتایا کہ اگر روزہ دار بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو بھی روزہ مکمل کرے اس کا روزہ اس سے نہیں ٹوٹتا۔ حضور نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ روزہ دار کی بہترین عادت میں ایک مسواک کرنا ہے۔ حضور نے رمضان کے آغاز اور رؤیت ہلال کے پہلو پر بھی مختصراً روشنی ڈالی اور رمضان کے فضائل پر کئی ایک احادیث کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر مجبوری اور جائز عذر کے چھوڑا بعد میں ساری عمر کے روزے بھی اس کی قضا نہیں کر سکتے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی اس موضوع پر پیش فرمائے اور آخر پر دعا کی کہ خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ رمضان میں ہر قسم کے ریا سے پاک رہتے ہوئے، نفسانی جھگڑوں اور غلط بیانیوں اور لغو بیانیوں سے بچتے ہوئے اپنا رمضان گزاریں۔ یہ چند دن ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ:خلاصہ درس قرآن کریم ازصفحہ نمبر ۲

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں حضرت مسیح موعودؑ ان جادوگروں کی بات نہیں کر رہے۔ اصل اشارہ صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کی طرف ہے۔ وہی ہیں جنہوں نے بیڑیاں چومیں اور دعا بھی نہیں کی کہ یہ مجھ سے ٹال دے۔ حضرت مسیح نے تو موت کا پیالہ ٹال دینے کی دعا کی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی شان اس شان سے زیادہ ہے جو عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

آیت ۱۲۸ کی تفسیر میں حضور نے فرمایا کہ قوم کے سرداروں نے فرعون کو موسیٰ کے خلاف تحریص کی۔ اس پر فرعون نے پھر وعید کی ﴿سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَ هُمۡ وَ نَسۡتَحۡيٖ نِسَآئَهُمۡ﴾۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر جابر قوم کی ترکیب ہوتی ہے کہ جو ان کی بات مان جائے۔ جو بزدلی دکھادے اور ساتھ شامل ہو جائے، یہ عورتوں کی صفت بیان کی جاتی ہے۔ ان کو وہ زندہ رکھتے ہیں اور ان سے جبر کے ہتھیار اٹھا لیتے ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ ہم ان کے مردوں کو ماردیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے جو بزدل لوگ تھے جو فرعون سے ڈر کر اس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے ان کے متعلق وہ کہتا ہے کہ انہیں زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو بنی اسرائیل کی جڑ کلیۃً کاٹی جاتی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہر حال درست ہے کہ بعض صورتوں میں انہوں نے ایسا کیا اور یہ بھی ایک قطعی بات ہے کہ بنی اسرائیل کی نسل نہیں کاٹی گئی۔

علامہ رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"درحقیقت اس واقعہ کے ظاہر ہونے کے بعد فرعون نے موسیٰ کا سامنا کرنے کی جرأت نہ کی۔ نہ اسے پکڑا نہ گرفتار کیا بلکہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ جس پر اس کی قوم نے کہا کہ کیا تُو نے موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ وہ زمین میں فساد برپا کرتے پھریں۔ درحقیقت فرعون جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتا تو سخت خوف سے بھر جاتا۔ اس وجہ سے وہ ان کا سامنا نہ کرتا تھا۔ جب کہ قوم اس امر سے واقف نہ تھی اور وہ اس کو پکڑنے اور گرفتار کرنے پر اکساتی۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت امام رازی کو خداتعالیٰ نے تفسیر کی بہت حکمت دی ہے اور اکثر اُن کے نکات درست ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿اٰلِهَتَكَ﴾: یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسیٰ اسے موقوف کر سکتا ہے۔ جو قومیں ربّ العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسے ہی ماری جاتی ہے۔ بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ خداتعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔ بت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں"۔(بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔۲۲۵)

آیت ۱۲۹۔ ﴿قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا. اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ. يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ. وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾۔ اس آیت کی تشریح میں حضور نے ایک شیعہ عالم سید مقبول احمد دہلوی کا حوالہ پیش کیا اور فرمایا کہ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کیسی لغو باتیں اپنے اماموں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت امام جعفر صادقؒ ہیں حالانکہ وہ نہایت نیک بزرگ امام تھے۔ وہ ہرگز ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتے تھے جیسی مقبول دہلوی صاحب نے ان کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرما کر کہا کہ جو کچھ اللہ کا ہے وہ رسول کا ہے اور جو کچھ رسول کا ہے وہ بعد رسول امام کا ہے۔ اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم نے خدا کی کتاب میں پایا ﴿اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ. يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ. وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾ جس میں مَیں اور میرے اہل بیت وہ ہیں جن کو اللہ نے اپنی زمین کا وارث کیا ہے۔ اور متقی ہم ہیں اور پوری زمین ہماری ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جو کسی حصۂ زمین کو آباد کرلے تو اسے لازم ہے کہ اس کا خراج اہل بیت کے امام کی خدمت میں پہنچادیا کرے اور جو کچھ باقی رہے وہ اس کا ہے اسے کھائے پئے"۔ یعنی ہر شخص جو کسی زمین پر محنت کرتا ہے وہ اس کی نہیں اہل بیت کی ہے۔

پھر لکھتے ہیں: "یہ حکم اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے۔ اور تلوار کے زور سے جس طرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو نکال دیا تھا اسی طرح یہ حضرت مشرکین و کفار و منافقین سب کو نکال دیں گے۔ صرف اس زمین کی ملکیت مسلّم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿اِسۡتَعِيۡنُوۡا﴾۔ اللہ کی توجہ، عنایت، اعانت چاہو۔ ﴿وَاصۡبِرُوۡا﴾۔ استقلال سے کام لو۔ ﴿وَالۡعَاقِبَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾۔ یاد رکھو انجام کار کامیابی خداترسوں کے حصہ میں آتی ہے"۔

(تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۰۳۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔۲۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جب ان کو پکڑتا بھی ہے تو پھر جان لینے ہی کے لئے پکڑتا ہے۔ مگر مومن کے حق میں اس کی یہ عادت نہیں ہے۔ ان کی تکالیف کا انجام اچھا ہوتا ہے اور انجام کار متقی کے لئے ہی ہے۔ جیسے فرمایا ﴿وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾ ان کو جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں وہ بھی ان کی ترقیوں کا باعث بنتے ہیں تاکہ ان کو تجربہ ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کے دن پھیر دیتا ہے"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں غور کرکے دیکھیں جو نتائج ان کے خدا نکالتا ہے ان کی ان تکالیف کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"ہم اپنے مخالفوں کی مخالفت کی کیا پروا کریں۔ یہ مخالف نوبت بہ نوبت اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیتے ہیں۔ ابتدا ان کی ہوتی ہے اور انجام متقیوں کا ﴿وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

"ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾۔ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو"۔(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱/مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

اسی طرح فرمایا:

"یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حکم خواتیم پر ہے"۔ یعنی جو انجام ہو وہی اصل حکم ہوا کرتا ہے۔ "خداتعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ﴿وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ﴾۔ سنت اللہ اس طور پر جاری ہے کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ جس کام کو مَیں نے اٹھایا ہے ابھی وہ لوگوں پر بہت مشتبہ ہے اور شاید اس بات میں کچھ مبالغہ نہ ہو کہ ہنوز ایسی حالت ہے کہ بجائے فائدہ کے آثار و علامت نقصان کے نظر آتے ہیں۔ یعنی بجائے ہدایت کے ضلالت و بدظنی سہل لگتی ہے۔ مگر مَیں جب ایک طرف آیات قرآنی پڑھتا ہوں کیونکہ اوائل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی اور پھر انجام کار نسیم نصرت الٰہی کا چلنا شروع ہوا اور دوسری طرف مواعید صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا ہوں تو میرا غم دور اور بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵۸۔۵۹۔ و مکتوب نمبر ۳۶ صفحہ ۵۸۔۵۹)

حضور نے فرمایا کہ مواعید صادقہ سے مراد یہ ہے کہ خداتعالیٰ جو ہماری تائید فرما رہا ہے اس کے مقابل پر مخالفین پر بہت ابتلا ڈال رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی آج کا درس اپنے اختتام کو پہنچا۔ رمضان المبارک میں ہر ہفتہ اور اتوار کے روز لندن وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک یہ درس القرآن کی عالمی مجلس ہوا کرے گی۔ جس میں امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان سے دنیا بھر کے عشاق اسلام و عشاق قرآن حقائق و معارف قرآنی سے فیضیاب ہوا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انوار قرآنی سے بھرپور حصہ عطا فرمائے اور اس کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

(مرتبہ: ابو لبیب)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

مسائل رمضان

قسط نمبر ۳

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے لئے رکھی ہیں۔

میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا، اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے۔

اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور وہ اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔

اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

☆......☆......☆......☆

فدیہ

"اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔

اگر روک عارضی ہو اور بعد میں دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہر حال رکھنا ہوگا کیونکہ **فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا** بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے بطور کفارہ دیتا ہے۔

آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں عارضی اور مستقل۔ ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا چاہئے۔ پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہئے۔ غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے اسے حسب استطاعت روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں، کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت مستقل طور پر خراب ہو گئی تو ایسی صورت میں فدیہ کفایت کرے گا"۔ (الفضل ۱۰/اگست ۱۹۲۵ء)

سوال: فدیہ رمضان کس پر واجب ہے کیا بوڑھا، ضعیف، دائم المریض، حاملہ، مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک گنتی پوری کرنے کی توفیق نہ رکھتے ہوں صرف وہی فدیہ دیں۔ یا وہ شخص بھی جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر گنتی پوری کرنے کی توقع رکھتا ہے اور توفیق پاتا ہے نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب: عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی دے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کے لئے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضاء سے پہلے ہی اپنے مولا کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں یا اتنے روزے رکھیں جو اس کے رہ گئے تھے۔

رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کے لئے ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ وہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضا کر سکیں گے جیسے بوڑھے، ضعیف یا دائم المریض یا حاملہ اور مرضعہ ہے۔

علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:

اَمَّا حُکْمُ الْمُسَافِرِ اِذَا اَفْطَرَ فَھُوَ الْقَضَاءُ بِاتِّفَاقٍ وَکَذٰلِکَ الْمَرِیْضُ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی "فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ"۔

(بدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۲۰۵)

صاحب اوجز المسالک لکھتے ہیں:

"اَلْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ اِذَا اَفْطَرَتَا مَا ذَا عَلَیْھِمَا وَھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃُ لِلْعُلَمَاءِ فِیْھَا اَرْبَعَۃُ مَذَاھِبَ اَحَدُھَا اَنَّھُمَا یُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْھِمَا وَھُوَ مَرْوِیٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ"۔

(اوجز المسالک شرح مؤطا مالک صفحہ ۲۷ جلد ۳۔ بدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۲۰۷)

وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ"۔

(ترمذی کتاب الصوم باب الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع)

فدیہ کی مقدار کیا ہے؟ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ:

﴿مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ﴾

(المائدہ آیت ۹۰)

پس اس اصول کو مدنظر رکھا جائے۔ البتہ امام ابوحنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کے لحاظ سے نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔ اور یہ ایک فوت شدہ روزہ کا فدیہ ہوگا جو دو وقت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔

یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ خود روزہ رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بنا پر نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ ایک غیر مستطیع کے لئے ندامت، توبہ، استغفار، دعا، ذکر الٰہی اور خدمت دین کا التزام کفایت کرے گا۔

☆......☆......☆......☆

دائمی مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۳۰/اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا:

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل کے بسبب بچے کے دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے شخص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔

فدیہ صرف شیخ فانی یا اُس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

سوال: روزے رکھنے کے لئے جسے بطور فدیہ پیسے دینے ہیں اسے پہلے سے کسی اور نے بھی فدیہ کے پیسے دے رکھے ہیں اصل حکم کیا ہے؟

جواب: یہ خیال غلط ہے کہ کسی کو پیسے دے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

کر روزے رکھوائے جائیں۔ اصل حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بوجہ معذوری روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلہ کسی مسکین محتاج کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا اس کھانے کی قیمت ادا کرے۔ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کے بدلہ میں وہ اس کی طرف سے روزہ بھی رکھے۔ اگر وہ نادار خود بیمار ہے، نابالغ یا ضعیف العمر ہے تو وہ روزہ نہیں رکھے گا۔ لیکن اس کے باوجود اپنی محتاجی کے پیش نظر فدیہ لینے کا مستحق ہوگا۔ البتہ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اگر وہ روزے رکھتا ہے تو یہ امر مزید ثواب کا موجب یقیناً ہے لیکن یہ شرط لازم نہیں کہ اس کے بغیر فدیہ ادا ہی نہ ہو۔

☆......☆......☆

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ رکھ کر توڑ دے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے کس نے ہلاک کیا ہے؟۔ اس نے عرض کی کہ حضور روزہ کی حالت میں مَیں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ اگر ہو سکتا اور شہوانی جوش روک سکتا تو یہ غلطی ہی سرزد کیوں ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا اٹھالے اور اسے مسکینوں کو کھلا دے۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا: مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضورؐ اس کی لجاجت پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو۔

سوال: اگر کوئی شخص شدتِ پیاس کی وجہ سے روزہ توڑدے تو کیا اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص شدت پیاس سے مجبور ہو کر روزہ توڑدے تو اس کے لئے اس روزہ کی قضا ضروری ہے۔ البتہ ایسی صورت میں کفارہ (فدیہ وغیرہ) ضروری نہیں ہوگا۔ کفارہ صرف ایسی صورت میں ضروری ہوتا ہے جب کہ انسان بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جان بوجھ کر روزہ توڑدے۔ ایسی حالت میں اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس غلطی کا کفارہ ادا کرے یعنی دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

سوال: خیال تھا کہ آج عید ہے۔ صبح آٹھ بجے ناشتہ کر کے عید گاہ گیا تو معلوم ہوا کہ عید تو کل ہے۔ مَیں نے اسی وقت سے روزہ کی نیت کرلی اور پھر شام تک کچھ نہ کھایا۔ کیا میرا روزہ ہو گیا؟

جواب: روزے کے لئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھایا جائے اور نیت روزے کی ہو۔ چونکہ دن کا وقت یہ سمجھتے ہوئے کھانا کھالیا گیا کہ آج روزہ نہیں ہے اس لئے گناہ تو نہیں ہوا لیکن روزہ بھی نہیں ہوا۔ اس لئے اس کی قضاء ضروری ہے۔

سوال: کیا روزہ دار کے لئے ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے؟ حکومت کی طرف سے جو ٹیکے لگوائے جاتے ہیں کیا روزہ دار وہ کروا سکتا ہے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکہ لگوارہی ہے اور بعد میں موقع نہیں ملے گا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یوں مسئلہ کے طور پر جلدی ٹیکہ مثلاً چیچک کے ٹیکہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ انجکشن مثلاً Inter Muscular یا Intravenous ٹیکہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح انیما کروانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆......☆......☆

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسواک خشک و تر، آنکھوں میں دوائی ڈالنے، خوشبو لگانے، بلغم حلق میں چلے جانے، گرد و غبار حلق میں پڑجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دن کو لگانا مکروہ ہے۔ (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء)۔ حدیث میں بھی اسی طرح آیا ہے۔

اسی طرح پچھنے لگوانے، قے کرنے، معمولی آپریشن کروانے، خوشبو یا کلوروفارم سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ انہیں پسند نہیں کیا گیا۔ اسی لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، خوشبو لگانا، داڑھی یا سر میں تیل لگانا، بار بار نہانا، آئینہ دیکھنا، مالش کرانا، اس میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں۔ نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے یا زخم پر ٹنکچر آیوڈین لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ٹوتھ پیسٹ غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا، کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆......☆......☆

روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھالینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علی حالہٖ باقی رہے گا۔ اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگ اسے یاد نہ دلائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے کھلا پلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا اَکَلَ الصَّائِمُ نَاسِیًا اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا فَاِنَّمَا ھُوَ رِزْقٌ سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ وَلَا کَفَّارَۃَ"۔ (دارقطنی کتاب الصوم)

یعنی کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا۔ نہ اس پر قضاء ہے نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی۔ لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے نہ اس پر کوئی کفارہ ہے۔

سوال: کیا کسی حادثہ میں مریض کو خون دینے سے خون دینے والے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: صرف خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے روزہ کھول دینا چاہئے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے خون دینا چاہئے۔ اور جو شخص محض روزے کے عذر سے اس انسانی خدمت سے محروم ہوتا ہے وہ کوئی نیکی کا کام نہیں کرتا۔

سوال: رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزے رمضان کے بعد مسلسل یا وقفہ کر کے رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: اگر سفر یا بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں انہیں پورا کرنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلسل رکھے جائیں۔ وقفہ وقفہ کے بعد بھی رکھے جاسکتے ہیں خواہ ایک ایک کر کے رکھے۔

(ماخوذ از فقہ احمدیہ)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری
پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے
رابطہ: مسرور محمود+کاشف محمود
Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

ماہ رمضان اور دعوت الی اللہ

(نصیر احمد قمر)

رمضان کا مبارک مہینہ مومنین کو جن اہم دینی فرائض اور ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے ان میں سے ایک نہایت اہم فریضہ دعوت الی اللہ کا ہے۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے ﴿ھُدًی لِّلنَّاسِ﴾ یعنی تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا موجب بنایا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو بندے کو خدا سے ملانے والی ہے۔

رمضان کے مقدس مہینہ میں ہی جب قرآنی وحی کے نزول کا آغاز ہوا تو ہمارے سید و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ﴾ تو یہ کلام اپنے رب کے نام کے ساتھ لوگوں کو پڑھ کر سنا۔ گویا باقاعدہ طور پر دعوت الی اللہ کی مہم کا آغاز بھی اسی مبارک ماہ میں ہوا۔ اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس شان کے ساتھ اس حکم کی تعمیل فرمائی اور جس طرح آپؐ نے بغیر کسی قسم کے ناغہ کے دن رات نہایت محنت اور لگن اور بے قراری کے ساتھ خدا کا پیغام بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لئے جہاد فرمایا اس کی نظیر ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ اس راہ میں اپنے عزیزوں کی ہی مخالفت مول نہیں لی بلکہ عملاً ساری دنیا کو مخالف کر لیا۔ معاندین نے آپ کو دعوت الی اللہ کے مشن سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکن تدبیریں کیں۔ حرص و طمع دلا کر، خوف دلا کر، بدزبانی کر کے، گالیاں دے کر، آپؐ پر پتھر برسا کر، آپؐ کے قتل کے منصوبے باندھ کر، آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنا کر، غرض ہر ممکن طریق سے انہوں نے آپ کو دعوت الی اللہ سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن دشمن کی کوئی تدبیر آپ کو احکامات الٰہیہ کی بجا آوری سے نہ روک سکی۔ اور آپؐ مسلسل دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ توحید کی طرف بلانے والی یہ آواز تمام معاندانہ و مخالفانہ آوازوں پر غالب آنے لگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ داعیان الی اللہ کی ایک فدائی جماعت بن گئی اور وہ بھی آپؐ ہی کے رنگ میں رنگین ہو کر، آپؐ ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، راہ حق میں ہر قسم کی تکالیف و مصائب کا نہایت بشاشت سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے دعوت الی اللہ میں مصروف رہے یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے اپنی جانیں بھی اس راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ غرضیکہ دن بدن یہ مہم زور پکڑتی چلی گئی اور دشمنوں کی زمین کم ہوتی چلی گئی اور پھر وہ دن بھی آیا جب سارا جزیرہ عرب اسلام کے نور سے منور ہو گیا۔

اس زمانہ میں دعوت الی اللہ کا عَلَم خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند، رجل فارس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ آج ساری دنیا میں دین اسلام کے غلبہ کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔

چنانچہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار اپنے خطبات و خطابات میں احباب جماعت کو اس نہایت اہم فریضہ کی بجا آوری کے لئے توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دنیا بھر میں جگہ جگہ ایسے مخلصین داعیان الی اللہ کے پاک گروہ پیدا ہو رہے ہیں جنہوں نے دعوت الی اللہ کو حرز جان بنا رکھا ہے اور ان کی نیک کوششیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ثمر آور ہو رہی ہیں اور ہر سال کروڑوں کی تعداد میں لوگ اسلام احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

تاہم یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کوئی فرض کفایہ نہیں کہ ساری جماعت میں سے چند افراد اسے ادا کر دیں تو کافی ہے بلکہ یہ ہم میں سے ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی۔ چھوٹوں کی بھی اور بڑوں کی بھی اور اگر ہم سب اس جہاد میں اپنی اپنی بساط اور توفیق کے مطابق حصہ لیں تو عالمگیر غلبہ اسلام کی منزل خدا کے فضل سے بہت جلد سر ہو سکتی ہے۔

رمضان المبارک کا جہاں دعوت الی اللہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے وہاں اس دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں اسلام میں داخل ہونے والوں اور نومبایعین کی دینی و روحانی تعلیم و تربیت میں بھی ماہ رمضان ایک نہایت اہم اور کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے داعیان الی اللہ کو اس طرح توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"میں داعیان الی اللہ کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو مستقلاً خدا کا بنا دینے کا ایک بہت اچھا وقت ہاتھ آیا ہے۔ آج کل جو نئے احمدی ہوئے ہیں، دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں۔ کوئی شرک سے آ رہے ہیں، کوئی دہریت سے آ رہے ہیں، کوئی دوسرے مسلمانوں سے چلے آ رہے ہیں جنہوں نے اب اسلام کا حقیقی نور پایا اور دیکھا اور پہچانا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ ہر ملک سے آ رہے ہیں اور یہ تعداد خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہوا کرتا ہے اور میں داعیان الی اللہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان میں ان کو اس طرح سنبھالیں کہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیں۔ اس سے بہتر سنبھالنے کا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ سارے مسائل ایک طرف، سارے روزمرہ کے جھگڑے ایک طرف اور کسی کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھما دیا جائے یہ ایک طرف۔ اس کے بعد خدا اسے پکڑ لیتا ہے اور مضبوطی سے اس کو تھام لیتا ہے"۔

"جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آ جائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہیں۔ آج یہ کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں۔ مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا۔ اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھو کھہا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے، ہر مذہب سے، ہر زبان بولنے والوں میں سے آ رہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے، کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے۔ ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اُس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں"۔

"پس اس معنے میں ان کی تربیت کریں، ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں، کیوں رکھے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس سلسلہ میں جو نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہو گی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں، آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب ان میں احمدیت میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں۔ کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے انہوں نے ہمیں احمدیت دی، اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں، ان کی تربیت کرتے ہیں، ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ ہی نے ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں ہے۔ انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں"۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کا دعا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دعا کے بغیر دعوت الی اللہ میں کامیابی ممکن نہیں۔ کوئی انسان کسی دوسرے کا دل بدل نہیں سکتا۔ دل خدا کے ہاتھ میں ہیں وہی ان پر تصرف رکھتا ہے۔ اس لئے اگر آپ لوگوں کے دل خدا کے لئے جیتنا چاہتے ہیں تو دعاؤں سے کام لینا ہو گا اور خدا تعالیٰ سے ہی اس کام میں کامیابی کے لئے مدد مانگنا ہو گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظیم کامیابیوں اور آپؐ کے ذریعہ پیدا ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کے متعلق یہی عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جن کے نتیجہ میں صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے۔ پس آج بھی دعوت الی اللہ کے جہاد میں کامیابی کے لئے ہمیں دعا ہی کے حربہ سے کام لینا ہو گا۔ اور رمضان کا مہینہ اس پہلو سے ایک خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی خاص نسیم چلتی ہے اور دعاؤں کا ایک خاص ماحول پیدا ہوتا ہے اور کثرت سے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ اور دعاؤں کو خصوصی طور پر قبولیت کا شرف عطا ہوتا ہے۔

دعوت الی اللہ میں کامیابی کے لئے پاکیزگیٔ نفس بہت ضروری ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دعوت الی اللہ میں کامیابی اور لوگوں کے دلوں پر فتح پانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل۔ پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی"۔

چنانچہ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظیم الشان کامیابیوں اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپؐ کے حصہ میں آئی ہے اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپؐ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی"۔

(ملفوظات جلد اول، مطبوعہ لندن، صفحہ ۶۴ تا ۶۸)

رمضان کا مقدس مہینہ اس پہلو سے اپنے نفوس کی پاکیزگی حاصل کرنے اور اپنے تئیں سنوارنے کا بہترین موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں کامیاب داعی الی اللہ بننے کی توفیق بخشے اور ہم دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں تمام ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

ماہنامہ "خالد" دسمبر ۲۰۰۰ء میں محترمہ ڈاکٹر عزیزہ رحمٰن صاحبہ کے ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ (از محمد زکریا ورک صاحب) شامل اشاعت ہے جس میں انہوں نے اپنے والد محترم ڈاکٹر عبدالسلام کا ذکر خیر کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میرے والد ایک منفرد انسان اور ایک مشفق باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش کی خبر آپکے والد کو آپکی پیدائش سے قبل دیدی تھی اور عبدالسلام نام بھی بتادیا گیا تھا۔ آپ چھ سال کی عمر میں چوتھی جماعت میں داخل ہوئے اور بیس سال کی عمر میں ایم۔اے کرلیا۔ ۴۶ء میں کیمبرج آئے جہاں ریاضی اور فزکس میں Double Tripos کرنے کے بعد ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے تحقیق کا کام شروع کردیا جسے حیرت انگیز طور پر پانچ ماہ میں مکمل کرلیا۔ اسی تحقیق پر آپ کو Smith'z Prize سے نوازا گیا۔ پھر ایک سال امریکہ میں آئن سٹائن کے ساتھ کام کرنے کے بعد آپ اِس امید پر واپس پاکستان آگئے کہ اپنے وطن کی خدمت کرسکیں لیکن جلد ہی آپ کو یہ احساس ہوگیا کہ پاکستان میں آپ کی قابلیت کی کوئی قدر نہیں ہے تو آپ ۱۹۵۳ء میں اپنی فیملی کے ہمراہ کیمبرج آگئے۔ اس کے بعد فزکس کے علمی و تحقیقی میدان میں آپ کو شاندار اور منفرد کامیابیاں نصیب ہوئیں۔ آپ کو چوبیس اعلیٰ ترین ایوارڈز اور میڈل دیئے گئے، پچیس ممالک کی سائنس اکیڈمیوں نے ممبر شپ دی، چھتیس اعزازی ڈاکٹریٹ ڈگریاں ملیں اور ملکہ برطانیہ نے اعزازی نائیٹ ہوڈ سے نوازا۔

جب مَیں اپنے والدین کے ساتھ لندن منتقل ہوئی تو میری عمر تین سال تھی۔ اباجان نے سینٹ جانز کالج میں ملازمت کو ترجیح دی کیونکہ یہاں کے باغات دلپذیر تھے۔ آپ کا ہردلعزیز مشغلہ ہمیں دریا پر لے جاکر کشتی کی سیر کروانا تھی۔ جب کچھ سالوں بعد ہم لندن منتقل ہوگئے اور میرے والد امپیریل کالج میں تعینات ہوگئے تو پھر آپ بہت مصروف ہوگئے۔ بعض دفعہ ایک ہی ہفتہ میں چار پانچ ممالک میں لیکچر دیتے تھے مگر اس کے باوجود ہماری تعلیم و تربیت کے لئے وقت نکال لیتے تھے۔ تعلیم کے معاملہ میں کافی سختی کرتے تھے۔ سفر سے واپس آتے تو ہر ایک کو اپنے کمرہ میں بلاتے، ہمارے گریڈز اور تعلیمی پراگرس کے بارہ میں استفسار کرتے زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی تلقین کرتے۔ خود بھی ہر وقت کام میں مگن رہتے۔ گھنٹوں مطالعہ میں منہمک رہتے اور بعض دفعہ تو کمرہ سے باہر صرف کھانا کھانے کے لئے آتے۔ آپ کے کمرہ کا ماحول پُراسرار ہوا کرتا تھا۔ ٹمپریچر کافی اونچا ہوتا۔ بعض مقامات پر اگربتیاں جل رہی ہوتیں، بیک گراونڈ میں قرآن پاک کی تلاوت کا ٹیپ لگا ہوتا تھا۔ باہر سے آنے والے شور کو کم کرنے کے لئے کھڑکیوں پر ویلویٹ کے پردے کھینچے ہوئے ہوتے۔ ہم کو بچپن سے ہی پتہ تھا کہ جب آپ کمرہ میں ہوں تو ہم نہ اونچی آواز میں بولیں نہ گھر میں بھاگیں دوڑیں۔

آپ نے اپنا جو روزانہ کا معمول طے کیا ہوا تھا، اُس پر مذہبی فریضہ کی طرح کاربند تھے۔ اس مقولہ پر سختی سے عمل کرتے: Early to bed, early to rise, makes man healthy, wealthy and wise. رات آٹھ نو بجے بستر پر چلے جاتے اور چند گھنٹوں کے بعد بیدار ہوکر تحقیقی کام شروع کرتے۔ پو پھٹنے کے وقت آپ کی قوت ارتکاز اور قوت تخلیق چوٹی پر ہوتی جسے برقرار رکھنے کے لئے گرم میٹھی چائے سے بھرا تھرموس اور کچھ کھانے کی چیزیں ہم سونے سے قبل آپ کے بستر کے قریب رکھ دیتے تھے۔

آپ کی سب سے بڑی میراث اُن کتب کا خزانہ ہے جو آپ چھوڑ گئے ہیں۔ آپ نے ہر موضوع پر کتب کا مطالعہ کیا اور آپ کا علم مختلف موضوعات پر بحر بیکراں کی طرح تھا۔ نئی اور پرانی کتب خریدنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ ہمارے گھر کا کوئی کمرہ بشمول باتھ روم کے ایسا نہ تھا جس میں دیواروں پر شیلف نہ لگے ہوں جو کتابوں سے بھرے ہوتے۔ آپ کے نزدیک وقت کی اہمیت سب سے بیش قیمت تحفہ تھا جس کا زیاں گناہ سے کم نہ تھا۔ آپ اکثر ہمیں میوزیم، انسٹیٹیوٹس اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے لے جاتے۔ پارک میں بھی لے جاتے لیکن ہر جگہ کوئی نیا سبق دیتے اور بعد میں اُس کو دہراتے بھی تھے۔

آپ کو تین باتوں سے والہانہ لگاؤ تھا: قرآن کریم، والدین اور وطن عزیز۔

اپنے والد کے آپ مکمل مطیع و فرمانبردار تھے اور اُن کی راہنمائی کو بلاسوچے سمجھے قبول کرلیتے تھے۔ نوبل انعام جیتنے کے بعد آپ نے ایک سکالرشپ جاری کیا جس کا نام تھا: محمد حسین وہاجرہ حسین فاؤنڈیشن۔ آپ کی وصیت تھی کہ بعد از وفات آپ کو اپنے والدین کی قبروں کے ساتھ دفنایا جائے۔ وصیت نامہ میں یہ بھی تحریر تھا کہ "اگر کسی وجہ سے مجھے ربوہ نہ لے جایا جاسکے تو میرے کتبہ پر یہ عبارت کندہ ہو: اس کی خواہش تھی کہ وہ ماں کے قدموں میں دفن ہو"۔

اپنی عاجزانہ زندگی کے آغاز کو آپ نے کبھی فراموش نہیں کیا۔ یہی وصف حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ میں بھی نمایاں تھا۔ اباجان جب بھی لندن میں قیام پذیر ہوتے تو چودھری صاحبؓ اتوار کے روز ناشتہ کیلئے ہمارے ہاں ضرور تشریف لاتے۔ ناشتہ کی میز پر دو عظیم انسانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بہت دلچسپ ہوتی جو مذہب، سیاست اور دیگر موضوعات پر حاوی ہوتی۔

زندگی کے آخری ایام میں آپ اس مرض کا شکار ہوئے جس میں دماغ اور فہم و فراست آخر وقت تک برقرار رہے لیکن جسم کے پٹھے رفتہ رفتہ کمزور ہوکر ضائع ہوگئے۔ آپ نے کسی شکوہ وشکایت کے بغیر بیماری کی شدت کو قبول کیا۔ جس طرح آپ کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی اُسی طرح وفات کی خبر بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے دیدی۔ جس رات آپ کی وفات ہوئی، اُسی رات آپ کے چھوٹے بھائی محمد عبدالرشید صاحب نے خواب میں داداجان کو دیکھا جنہوں نے دیدہ زیب لباس پہنا ہوا تھا اور بہت خوش نظر آرہے تھے۔ انہوں نے پنجابی میں کہا: سلام پہنچ گیا اے۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب

ماہنامہ "خالد" دسمبر ۲۰۰۰ء میں مجاہد انڈونیشیا حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ذکر خیر مکرم انیس احمد ندیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ آپ پہلے مجاہد احمدیت تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر انڈونیشیا کے جزیرے سماٹرا میں پہنچے۔ آپ کی پیدائش سے ہی آپ کے والد محترم حضرت محمد حسن صاحبؓ کی خواہش تھی کہ آپ کو دعوت الی اللہ کیلئے وقف کردیں۔ آپ نے پرائمری امتحان بھی پاس نہ کیا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کیلئے بھجوادیا اور بھجوانے سے قبل حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے تحریری اجازت حاصل کی۔

اگرچہ ابتدائی طور پر آپ ایک معمولی طالبعلم تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی خاص صحبت میں آپ علمی لحاظ سے اس قابلیت کو پہنچے کہ مولوی فاضل کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کریں۔ عربی فاضل کے بعد جب آپ سرکاری ملازمت کے طور پر ٹیچر لگے تو آپ کو دلی سکون نہ ملا۔ لیکن جلد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے وقف کو قبول فرماتے ہوئے انڈونیشیا جانے کا ارشاد فرمایا۔ ستمبر ۱۹۲۵ء میں آپ سماٹرا کے ایک گاؤں "تاپاتوان" میں پہنچے۔ حالات کا جائزہ لینے کے بعد "پاڈانگ" کو اپنا مرکز بنایا۔ جلد ہی آپ نے زبان سیکھ لی اور اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں مخلص جماعت قائم فرمادی۔ آپ نے قرآن کریم کے کچھ حصوں کا ترجمہ کرواکر اپنے کام کا آغاز کیا اور تعلیم و تدریس کے ذریعہ پیغام احمدیت کی راہ ہموار کی۔ آپ اپنے سادہ ہندوستانی لباس میں رہتے تھے۔ آپ کے علم و فضل سے متأثر ہوکر بہت سے علماء بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔

حضرت مولوی صاحب نے انڈونیشیا میں چار سال خدمت کی اور ۱۹۳۰ء میں واپس قادیان آگئے۔ چند ماہ بعد حضورؓ کے ارشاد پر دوبارہ انڈونیشیا روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ محترم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ۱۹۳۶ء میں آپ واپس قادیان آئے اور اگلے ہی سال حضورؓ کے ارشاد پر ایک بار پھر انڈونیشیا روانہ ہوگئے۔ ۱۹۳۸ء میں خلافت جوبلی کی تقریبات میں شرکت کے لئے آپ حضورؓ کی اجازت سے کچھ روز کے لئے قادیان آئے اور پھر واپس تشریف لے گئے اور لمبے عرصہ تک خدمات بجالانے کے بعد ۱۹۵۰ء میں واپس قادیان تشریف لائے۔

حضرت مولوی صاحب نے اسلام کی تائید میں کثرت سے کتب اور مضامین لکھے۔ بکثرت مناظرے، مباحثے اور علمی گفتگو کی۔ آپ نے نظام جماعت احمدیہ کو انڈونیشیا میں مضبوط کیا اور جناب محی الدین صاحب کو ۱۹۳۴ء میں انڈونیشیا جماعت کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے لئے آپ نے خاص کوشش فرمائی۔ باقاعدہ قیام آپ کے قادیان واپس آجانے کے ایک سال بعد 1951ء میں عمل میں آیا۔ ۱۹۴۹ء میں آپ نے انڈونیشیا میں مجلس شوریٰ منعقد کروائی جس میں جلسہ منعقد کروانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

"الفضل" ربوہ کا انڈیکس ۲۰۰۰ء

۲۰۰۰ء میں روزنامہ "الفضل" ربوہ میں شامل اشاعت اہم مضامین کے انڈیکس کی اشاعت ادارہ الفضل ربوہ کی بہت عمدہ کاوش ہے۔ اس انڈیکس میں جو قیمتی معلومات شامل ہیں اُن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۲۰۰۰ء میں ارشاد فرمودہ خطبات جمعہ کا خلاصہ، سال بھر کے دوران اخبار کی زینت بننے والی حضور انور ایدہ اللہ کی مجالس علم و عرفان کی کلید، ۲۰۰۰ء میں شائع ہونے والے اردو کلاس کے مضامین، مختلف تربیتی اور عمومی موضوعات پر شائع ہونے والے مضامین کی مکمل کلید، حضرت مصلح موعودؓ کی مجالس سوال و جواب، نیز شخصیات، مقامات اور کتابیات کے حوالہ سے مکمل انڈیکس شامل ہے۔

"الفضل" اخبار کے سائز کے ۳۶ر صفحات پر مشتمل اس تفصیلی انڈیکس میں بہت سی دیگر معلومات بھی پیش کی گئی ہیں جو قارئین کیلئے دلچسپی کا باعث ہوسکتی ہیں۔ امید ہے ادارہ "الفضل" ربوہ کی یہ مساعی بہت مفید ثابت ہوگی اور اس کا سلسلہ آئندہ سالوں میں بھی جاری رہے گا۔ انشاءاللہ

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

03/12/2001 - 09/12/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 3rd December 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Dars ul Quran: ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 Documentary: Various Programs
03.00 Liqa Ma'al Arab: Lesson No.427
04.00 Rohani Khazain: Quiz Programme
34th Programme of Volume No.3
04.40 Rencontre AvecLes Francophones:Rec.17.01.00
With Huzoor and French Speaking Guests
05.40 Ramadhan Programme: Various Items
Hosted by Imam Rashed Sahib
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Moshaira: 'Evening with Rasheed Qaisarani'
Produced by MTA Pakistan
08.00 Rohani Khazain: Quiz Programme ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.427 ®
09.50 Indonesian Service: Friday Sermon
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.00 Dars ul Quran by Huzur
From Fazl Mosque London
12.30 Ramadhan Programme:
13.05 Tilawat, News
13.30 Bengali Service: Various Items
14.30 Seerat un Nabi (saw): Programme
15.25 Ramadhan Programme:
15.45 Tilawat
15.55 Quiz Program: Hijri Shamsi Calander
16.25 MTA Travel: An American Journey
16.55 German Service
18.05 Tilawat
18.15 Rencontre Avec Les Francophones: ®
19.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.427 ®
20.15 Moshaira: ®
21.10 Dars ul Quran: Lesson No.03 ®
22.40 Majlis e Irfan: With Huzoor / Rec.19.11.99
23.25 Rohani Khazain: Quiz Programme ®

Tuesday 4th December 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.0 Dars ul Quran
02.0 by Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 Children's Corner: Yassarnal Quran Class
02.55 Urdu Class: With Huzoor
Lesson No.307 / Rec.04.10.97
04.00 Medical Matters: Programme No.4
Hosted: Dr. Sultan Ahmad Mubasher Sahib
04.25 Bengali Mulaqat: With Hazoor – Rec.11.01.00
05.30 Ramadhan Programme
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon
Rec: 06.04.01
08.00 Medical Matters: Programme No.4 ®
08.30 MTA Travel: An American Journey – Part 2
08.50 Urdu Class: With Huzoor – No.307®
09.55 Indonesian Service: Various Items
11.00 Dars ul Quran: No.10 – Rec.13.02.95
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.35 Anfakh E Qudsia: With Naseer Qamar Sb
13.05 Tilawat, News
13.35 Bengali Shomprochar: Various Items
14.40 Seerat un Nabi (saw): Prog. No.19®
15.25 Ramadhan Programme
15.45 Tilawat
15.55 Bengali Mulaqat: Rec.11.01.00
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Service: Various Items
19.20 Urdu Class: By Huzoor ®
20.25 MTA Norway: Various Programme
21.00 Dars ul Quran: No.10 Rec.13.02.95®
22.30 Bengali Mulaqat: Rec.11.01.00 ®
23.40 Medical Matters: ®

Wednesday 5th December 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Dars ul Quran: Lesson No.10 - Rec.13.02.95®
02.45 Children's Corner: Waqfeene Nau Program
03.20 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor
04.20 Atfal Mulaqat: With Huzoor
Rec: 20.09.00
05.30 Let's Talk About Ramadhan: Discussion
Presented by Imam Ata ul Mujeeb Rashid Sb
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 Swahili Muzakhra: Part 2
Topic: The life of the Holy Prophet (saw)
Hosted by Abdul Basit Shahid Sahib
07.30 Swahili Dars ul Hadith
07.55 Al-Maidah: Pokoreh etc.... ®
08.55 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ®
09.55 Indonesian Service: Various Items
11.00 Dars ul Quran: Lesson No.11 / Rec.14.02.95
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30 Ramadhan Programme
13.05 Tilawat, News
13.30 Bengali Shromprachar: Various Items
14.30 Seerat un Nabi (saw):
Hosted by Saud Ahmad Khan Sahib
15.05 Al Maidah: Part 1 ®
15.50 Tilawat
16.00 Atfal Mulaqat: Rec.20.09.00 ®
17.00 German Service; Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.20 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ®
20.20 MTA Variety: Speech
21.00 Dars ul Quran: Lesson No.11 ®
22.30 Al-Maidah: Part 2
22.50 Atfal Mulaqat: Rec: 20.09.00 ®

Thursday 6th December 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Dars ul Quran: Lesson No.11®
02.30 Children's Corner: Guldasta No.38
02.55 Urdu Class: Lesson No. 308
Rec:08.10.97
04.10 The books of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
Hosted by Fuzail Ahmad Ayaz Sahib – Part 3
04.35 Q/A Session: With Huzoor & English Speakers
Rec: 14.11.98 – Part 2
05.30 Ramadhan Programme
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55 Sindhi Muzakhra: Love of God
Hosted by Sayyed Ahmad Tahir Suhail Sahib
07.40 Sindhi Dars: Importance of Salat
07.55 The books of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
08.20 Safar Ham Nay Kiya:
Commentator Saleem-ud-Din Sahib
08.50 Urdu Class: Lesson No.308– Rec.08.10.97
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Dars ul Quran: Lesson No.12 / Rec.15.02.95
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.05 Tilawat, News
13.30 Bengali Shomprachar: F/S by Huzoor
Rec: 31.01.97
14.50 Seert un Nabi (saw): Discussion: Part 20
Produced by MTA Pakistan
15.30 Darsul Hadith, Nazm Tilawat
16.00 Q/A Session: With Huzoor & English Guests ®
Rec: 14.11.98 – Part 2
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Service: MTA Mauritius
19.10 Urdu Class: Lesson No.308®
20.25 Sang-E-Meel: Invention of the Radio ®
Presented by Fareed Ahmad Naveed Sahib
20.40 Ramadhan Programme: With Imam Sb. ®
21.00 Dars ul Quran: Lesson No.12 ®
22.50 Q/A Session: with Huzoor & English Guests ®
23.25 The Books of Hadhrat Khalifatul Masih I ®

Friday 7th December 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Dars ul Quran: Lesson No.12 ®
02.50 Urdu Class: Lesson No.309/Rec.10.10.98
04.05 Lajna Magazine: Prog. No.23 – Vol. No.4
04.50 Let's Talk About Ramadhan:
With Imam Rashed Sb.
05.10 Majlis Irfan: Rec.26.11.99
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.50 Siraiky Program:
Seerat Hadhrat Masih Maud (AS)
07.30 Siraiky Dars Hadith: 'Submission'
07.55 MTA Sports: Badminton
08.35 Speech: By Naseem A.Bajwa Sahib
On the occasion of Jalsa Seerat un Nabi(SAW)
08.55 Urdu Class: Lesson No.309 ®
10.00 Ramadhan Programme
10.20 Indonesian Service: Various Items
10.50 Bengali Shomprachar: Various Items
11.20 Seerat UN Nabi (SAW): Prog. No.21
12.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
13.00 Friday Sermon: LIVE FROM LONDON
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Safar Ham Nay Kiya:'Kallar Kahaar Fossil
Museum' MTA Pakistan
14.20 Majlis e Irfan: Rec.26.11.99
15.20 Ramadhan Prog. With Imam Rashed Sb.
15.40 Tilawat
15.55 Friday Sermon ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 MTA France: Aurore
18.50 French Programme: Various Items
19.20 Urdu Class: Lesson No.309 ®
20.25 Friday Sermon: Rec.07.12.01®
21.25 Safar Ham Nay Kiya®
21.45 Majlis e Irfan: With Huzoor ®
22.30 Lajna Magazine: Various Items Prog.No.23®
23.15 MTA Sports ®

Saturday 8th December 2001

00.05 Tilawat, MTA News, Dars Malfoozat
00.45 Kehkashan: Roza
Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.25 Friday Sermon: By Huzoor: Rc.07.12.01 ®
02.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau- Prg. No.4
03.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.430
Rec: 29.07.98
04.05 Computers For Everyone: Part No.131
Hosted by Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.40 German Mulaqat: Rec.26.09.01
05.35 Ramadhan Programe
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 MTA Mauritus: Programme des Varites
07.55 Tabarukaat: From Jalsa Salana Rabwah 1958
By Maulana Jalaluddin Sahib
Topic ' Seal of the Prophets'
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.430 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.0 Ramadhan programme
11.30 Dars ul Quran: LIVE
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
Live from Fazal Mosque London
12.30 Anfakh E Qudsia: ®
Hosted by Naseer Qamar Sb.
13.05 Tilawat, News
13.30 Bengali Shomprachar: Various Items
14.30 Seerat un Nabi (saw): Programme No.22
Hosted by Saud Ahmad Khan Sahib
15.05 Ta'aruf: A talk with Sahibzadi Nasirah
Begum Sahiba wife of Mansoor Ahmad Sb.
15.55 Tilawat
16.00 German Mulaqat: Rec.26.09.01 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: ®
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.430 ®
20.05 Arabic Programe: Part 2 / Rules of Ramadhan
20.35 Kehkashan Program: ®
21.15 Dars ul Quran: Rec.08.12.01 ®
22.15 Anfakh E Qudsia: ®
22.35 German Mulaqat: With Huzoor ®
23.35 Ramadhan Programme: With Imam Rashed ®

Sunday 9th December 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Dars-ul-Quran: Rec.08.12.01 ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.00 Children's Corner: Kudak No.30
02.15 Quiz Program: Hifze Ishar
02.50 Urdu Class: Lesson No.310 /Rec: 11.10.97
03.40 Hamari Kaenat: No.119 / Topic: Plants
04.05 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
05.10 Ramadhan Program:With Imam Rashed Sb.
05.30 Safar Ham Nay Kiya: Mindum (Swat)
06.05 Tilawat, News, Dars Hadith
07.05 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
08.10 Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 19
Hosted by Usman Chou Sahib
08.40 Hamari Kaenat: No.119 ®
09.05 Urdu Class: Lesson No.310 ®
10.10 Indonesian Programme: Various Items
11.30 Dars-ul-Quran: LIVE
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
Live From Fazal Mosque London
12.35 Lets Talk about Ramadhan
13.40 Bengali Shomprachar: various Items
14.40 Seerat-un-Nabi (SAW): Program No.23 ®
15.35 Children's Corner: Kudak No.30®
15.50 Tilawat
16.00 Friday Sermon: by Hazoor Rec.07.12.01®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 English Programme: Various Items
19.00 Urdu Class: Lesson No.310 ®
19.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.00 Dars-ul-Quran: Rec.09.12.01 ®
22.00 Lets Talk about Ramadhan With Imam Rashed Sb
22.30 Safar Ham Nay Kiya: 'Mindum Swat' ®
Commentary By Saleem Ud Din Sahib
23.00 MTA Variety
23.30 Hamari Kaenat: No.119 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, November 30, 2001 | Issue No. 48

آل غانا احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس

(رپورٹ: فہیم احمد خادم ۔ ایسارچو ۔ غانا)

حضرت مصلح موعودؓ کا زرین ارشاد ہے ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں‘‘۔ یہ اٹل حقیقت ہے کہ نوجوان ہی کسی قوم کا مضبوط اور فعال طبقہ ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کا نوجوان طبقہ نہ صرف خدام الاحمدیہ کے پلیٹ فارم پر فعال اور مستعد ہے بلکہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس یونین کے نام سے چاق وچوبند ہے۔ اس یونین کے تحت ہر سال پہلے علاقائی سطح پر تربیتی ریلیاں منعقد ہوتی ہیں اور پھر ملکی سطح پر نیشنل ریلی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں چوتھی آل غانا احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس کماسی شہر میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا موضوع تھا **’’نئی صدی میں پیش آمدہ چیلنجز کا حل قرآن مجید ہے‘‘**۔ اس کانفرنس کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

۱۵ رجون ۲۰۰۱ء بروز جمعہ رات گئے تک سیکنڈری سکولز اور یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات ملک بھر کے مختلف حصوں سے گروہ در گروہ احمدیہ مسلم مسجد کماسی پہنچے۔ یہ مسجد تین منزلہ ہے۔ اس کی ایک منزل پر طالبات اور دوسری منزل پر طلباء کی رہائش کا انتظام تھا جبکہ تیسری منزل نمازوں کی ادائیگی کے لئے مخصوص تھی۔

۱۶ رجون کو جماعتی روایات کے مطابق کانفرنس کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا جو مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول نے پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے ’’نماز کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے نائب امیر ثالث مکرم حافظ احمد جبرائیل صاحب نے ’’احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس یونین غانا اور تبلیغ‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی نے بھی طلباء سے خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا ’’احمدیت کا مالی نظام‘‘۔ آپ نے طلباء کو جماعت احمدیہ کے مالی نظام کا تعارف کروایا اور فرمایا کہ طلباء ابھی سے حسب توفیق مالی قربانی کا حظ اٹھائیں تاکہ آئندہ بڑے ہو کر بڑی بڑی قربانیاں پیش کرنے میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔ آپ نے مالی قربانی کی برکات پر روشنی ڈالی۔

تقاریر کے بعد انڈور گیمز کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ یہ کھیلیں مسجد ہی کے احاطہ میں ہوئیں۔ ان میں لڈو، ڈرافٹ اور ٹیبل ٹینس شامل تھیں۔ ان گیمز میں ہر ریجن سے ایک ایک منتخب کھلاڑی نے شرکت کی۔ طلباء نے ان کھیلوں میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

پہلا اجلاس

کانفرنس کا انعقاد کوامے انکروما یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کماسی (KNUST) کی لائبریری کا وسیع و عریض ہال مخصوص کیا گیا تھا۔ تمام طلباء کو بسوں کے ذریعہ یونیورسٹی کے مقررہ ہال تک پہنچایا گیا۔ ہال کو جھنڈیوں اور بینرز کے ساتھ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے سامنے ہال کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ میں طلباء اور دوسرے حصہ میں طالبات کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں بچھائی گئیں۔

دس بجے صبح مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا، کانفرنس ہال میں تشریف لائے تو تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالحئی مومن صاحب نے تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد ایک غانین نوجوان مکرم احمد بن عبداللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی اردو نظم ’’نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا‘‘ کے چند اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھے اور ان کا ترجمہ بھی پیش کیا۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس یونین غانا کے نیشنل صدر مکرم عباس بن سعید ولسن صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس میں آپ نے مہمان خصوصی، معزز مہمانوں اور طلباء و طالبات کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے اپنے ایڈریس کے دوران غانا میں احمدیہ مسلم یونیورسٹی کے اجراء کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ استقبالیہ ایڈریس کے بعد ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچو کے طلباء نے Songs of Praises پیش کیا۔

بعدہ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

آپ نے فرمایا یہ نئی صدی کا آغاز ہے۔ اس کی مناسبت سے کانفرنس کا موضوع بہت موزوں ہے۔ آج مذہب کے نام پر منافرت پھیلائی جارہی ہے۔ ہر طرف ظلم و استبداد کا زور ہے۔ ایڈز اور بداخلاقی کا دور دورہ ہے۔ یہ وہ نئی صدی کے چیلنجز ہیں جن سے نبرد آزما ہونے کے لئے دنیا کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک کامل اور ہر قسم کی تبدیلی سے پاک الٰہی کتاب ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ لوگ اس کا ترجمہ کرنے کے خلاف تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ کرنے پر زور دیا اور آج اس کے تراجم بکثرت ہر جگہ میسر ہیں۔

مزید فرمایا کہ دنیا عملاً قرآنی تعلیمات کی ضرورت محسوس کررہی ہے۔ آج دنیا میں کثرت سے ہونے والے حادثات شراب نوشی کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ ایڈز کے علاج کے لئے قرآنی تعلیم کے مطابق محفوظ ترین طریقہ سراسر عصمت اختیار کرنا ہے۔ اس علاج کے سوا ایڈز کے بچاؤ کا کوئی علاج ممکن نہیں۔ آخر پر آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔

دوسری تقریر یونیورسٹی آف لیگون اکرا میں قائم "Noguchi Memorial Research Centre" میں کام کرنے والے Dr.Mubarak Osie Kwesi نے کی۔ آپ نے ’’سائنسی تحقیقات: قرآن مجید کی صداقت کا ایک بین ثبوت‘‘ کے اہم موضوع پر بے حد عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے آیات قرآنیہ کے حوالہ سے آج کل ہونے والی نت نئی تحقیقات کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان تحقیقات کا ذکر برسوں پہلے قرآن مجید کر چکا ہے۔ مثلاً آغاز کائنات کے حوالہ سے Big Bang کی تھیوری، زمین کا متحرک ہونا، بچے کی پیدائش سے قبل رحم میں تبدیلیاں، زمین کے علاوہ دوسرے آسمانی کرّوں میں زندگی کے امکان کا تصور، زمین کے گول ہونے کی تھیوری اور جراثیم وغیرہ کی دریافت وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد سینئر سرکٹ مشنری مکرم ڈاکٹر یوسف احمد آڈوسئی نے ’’خدا کا تصور، قرآن مجید کی روشنی میں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس سیشن کے آخر پر ممبر کونسل آف سٹیٹ محترم الحاج الحسن بن صالح صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کونسل کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ کونسل والدین یا بڑوں کی طرح حکومت کو اس کے اہم کاموں میں مشورے دیتی ہے اور ملکی مسائل کے حل کے لئے تجاویز پیش کرتی ہے۔ آپ نے طلباء کو حصول علم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ ہونے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا کہ علم طاقت ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے آپ کو چین بھی جانا پڑے۔ فرمایا آپ تو غانا کا مستقبل ہیں۔ معاشرتی، اخلاقی اور روحانی برائیوں کے خلاف جہاد کریں اور ہمیشہ پرامید رہیں۔ آپ نے احمدی طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی نے صدر مملکت غانا کو خط لکھا کہ آپ کے دور حکومت میں احمدیوں کو خواہ مخواہ اہمیت دی جارہی ہے۔ احمدیوں کو اعلیٰ عہدوں سے نوازا جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہم سب کے لئے اعزاز ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ہر میدان اور ہر سطح پر ملک کی خدمت کریں۔ خوب پڑھیں، دل لگا کر علم حاصل کریں، ملک کے لیڈرز انہی یونیورسٹیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

اس خطاب کے ساتھ ہی کانفرنس کے پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس وقفہ کے دوران طلباء اور مہمانوں نے دوپہر کا کھانا کھایا اور ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔

دوسرا اجلاس

قریباً ساڑھے تین بجے دوسرے اجلاس کا آغاز جماعت احمدیہ غانا کی ایک بزرگ شخصیت Alhaj V.A.Essaka کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد Mr.Sarhabin Moomin نے ’’اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ہی ہے جس نے عورت ذات کو معاشرہ میں عظیم الشان مقام سے نوازا۔

اشانٹی ریجن کے سابق ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مکرم عبداللہ ناصر بوانگ صاحب نے ’’احمدی طلباء اور ان کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا۔ آپ نے انہیں بہت سی زریں نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ تقویٰ حاصل کریں، خلافت کا عَلم سربلند رکھیں، قرآن کریم کا بغور مطالعہ کریں، اپنے نفس پر کنٹرول رکھیں اور ایڈز سے بچاؤ کی تدابیر کریں اور شراب اور تمباکو نوشی سے کلیۃً اجتناب کریں۔

اس تقریر کے بعد ویسٹرن ریجن کے ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز الحاج ڈاکٹر آئی بی محمد صاحب نے خطاب کیا۔ آپ کا عنوان تھا ’’تہذیب کا موجودہ تصور روحانی ترقی میں روک ہے‘‘۔ آپ نے آغاز میں تہذیب کے موجودہ ماڈرن تصور کی وضاحت کی اور بتایا کہ آج کل تہذیب کا دوسرا نام بے حیائی کا ارتکاب، ویڈیوز، فلموں اور گانوں کا رجحان اور فیشن شوز کا انعقاد ہے۔ تہذیب کا موجودہ

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔